راہِ نجات

امام حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ

(وفات: 243ھ)

ترجمہ

مولانا ارشد جمال اشرفی

الاسلام مشن بنارس

امام حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ
(وفات:243ھ)

ترجمہ

مولانا ارشد جمال اشرفی

الاسلام مشن بنارس

اِس کتاب میں

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
6	امام حارث محاسبی کا مختصر تعارف	1.
8	**مقدمۂ مؤلف**	2.
13	**اُمت کے اختلاف میں پڑنے سے بچنا**	3.
13	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف سے ڈراتے تھے	4.
14	ائمہ کے اجماع کو اپنانا واجب ہے	5.
15	اختلافی مسائل میں پڑنا فتنہ ہے	6.
17	صالح علما کی پہچان	7.
18	منافق علما کا فتنہ	8.
22	**تقویٰ کی رہنمائی**	9.
22	دین کی نشانیوں کا مٹنا اور خواہشات کا غلبہ پانا	10.
24	مال فساد کی بہت بڑی جڑ ہے	11.
25	دنیا کے بارے میں موسیٰ علیہ السلام کی رب سے بات چیت	12.
26	حلال......حلال کا نایاب ہونا	13.
27	ناپاک روزی کے ساتھ عبادت فائدہ مند نہیں	14.
28	ہر طرح کے سود سے بچنا واجب ہے	15.
28	قناعت اور تواضع	16.

17.	قناعت کا واجب ہونا	29
18.	**اقتصاد**...... خرچ میں میانہ روی اختیار کرنا	32
19.	**بخل**	32
20.	**گوشہ نشینی**	33
21.	**گھمنڈ کا علاج**	34
22.	**نیتوں کی تلاشی**	35
23.	**عقل اور اعضا کے فرائض**	37
24.	اعضا اور دل کی حفاظت	37
25.	مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے	38
26.	**علمِ نافع کی نیت**	39
27.	حلال وحرام اور فرائض کے علم کی تلاش	39
28.	**شرفِ عقل**	40
29.	طاعتِ الٰہی کے ذریعے عقل کمانا	40
30.	عقل کی ترقی کے راستے	41
31.	**جسم کے ساتھ دل کا خشوع**	43
32.	اللہ تعظیم کا زیادہ حقدار ہے	43
33.	نماز میں علما کے احوال	43
34.	نماز میں شیطان کا داؤ پیچ	44
35.	نماز میں بدن کے ساتھ دل کا حاضر رکھنا واجب ہے	44

36.	فرائض کی کمی کو پورا کرنے کے لئے نوافل ضروری	45
37.	**روزے کی درستگی**	49
38.	**گناھوں کو مٹانے والے عمل کی نیت**	50
39.	گناہوں سے باز آنا ضروری ہے	50
40.	چپکے چپکے دعا کرنا ضروری ہے	52
41.	دل اور زبان سے دعا ضروری ہے	52
42.	قرآن کو سوچ سمجھ کر پڑھنا	54

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

دارُالکتب العلمیۃ (بیروت، لبنان) نے 1986ء میں ایک کتاب شائع کی تھی جس کا نام تھا ''الوصایا''۔ یہ امام حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی چند کتابوں کا ایک مجموعہ تھا۔اُس مجموعہ کی پہلی کتاب تھی ''النصائح''۔ 25 صفحات کی یہ ایک عربی کتاب تھی جس کا اردو ترجمہ میں نے 2003ء میں کیا تھا۔اُسی اردو ترجمہ کو مختصر کرکے نئی ترتیب کے ساتھ پہلی بار شائع کیا جارہا ہے۔

کتاب کے مصنف کا پورا نام: ابوعبداللہ حارث بن اسد محاسبی۔

محاسبی کہلانے کی وجہ: یہ تھی کہ وہ اپنے نفس کا بہت زیادہ محاسبہ کیا کرتے تھے۔اُسی نسبت سے اُن کو محاسبی کہا جانے لگا۔

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ:2/275،وفیات الاعیان:2/58)

اُن کی پیدائش بصرہ میں ہوئی۔تاریخ پیدائش معلوم نہیں۔اُن کے والد ایک مالدار اور مذہبی آدمی تھے،مگر وہ اہلسنت میں سے نہیں تھے۔حارث محاسبی اپنے والد کی بد مذہبی سے سخت ناراض تھے اور وہ مذہبِ اہلسنت پر اخیر وقت تک قائم رہے۔

(سیر اعلام النبلاء:12/110،تہذیب الکمال:4/18،19)

حارث محاسبی،امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاذ۔وہ ایک صوفی منش تھے اور حقیقت ومعرفت کی باتیں کیا کرتے تھے۔

خطیب بغدادی نے لکھا ہے: ''حارث بن اسد، ابوعبداللہ محاسبی ......اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جن کے لئے زُہد اور علمِ ظاہر و باطن کی معرفت اکٹھا ہے''۔

(تاریخ بغداد: 8/211)

تاج الدین سبکی تحریر کرتے ہیں: ''اپنے زمانے کے عارفوں کی شناخت، راہ سلوک پر چلنے والوں کے استاذ، علمِ ظاہر و باطن کے جامع، شیخ الجُنید بغدادی''۔

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ: 2/275)

علمِ حقائق، علم فقہ اور علم کلام کے ساتھ ساتھ وہ حدیث کی روایت بھی کیا کرتے تھے۔ اُنھوں نے بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں، جن میں سے کچھ مخطوطہ ہیں اور کچھ مطبوعہ۔ اُن کی زیادہ تر کتابیں؛ نصیحت، اخلاق و آداب، تزکیہ اور اعمالِ قلب سے متعلق ہیں جو ''تصوف'' کے موضوعات ہیں۔ جن لوگوں کو تصوف پر اعتراض ہوا کرتا ہے، اُنھوں نے حارث محاسبی کی کتابوں پر بھی اعتراض کیا ہے۔ حارث محاسبی کی کتابوں میں اُسی طرح کی کمزوریاں موجود ہیں جو عام طور پر تصوف کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں، مگر یہ حق ہے کہ دل و دماغ کی صفائی اور روشنی کے لئے اُن کی کتابیں بہت مُفید اور کارآمد ہیں۔

سن وفات: 243ھ [ا]

[ا] حلیۃ الاولیاء: 10/113،
تاریخ بغداد: 8/212،
تاریخ الاسلام: 12/209،
الوصایا: 38، 39، 40،
مرآۃ الجنان: 2/142

مقدمۂ مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْاَوَّلُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْخَالِقُ لَہٗ • وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الآخِرُ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْوَارِثُ لَہٗ • الظَّاھِرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَالْوَکِیْلُ لَہٗ • وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْبَاطِنُ دُوْنَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْمُحِیْطُ بِہٖ مِنْ وَّرَائِہٖ • وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی الْمُصْطَفٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ •

شیخ امام عالم زاہد پرہیزگار.....حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ نے اپنے مومن بھائیوں کی خیرخواہی میں اور سارے ارادت مندوں کو ادب سکھانے کی غرض سے کہا:

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ، امابعد.......

بات یہاں آ کر ختم ہوجاتی ہے کہ اس امت کے ستر سے زیادہ فرقے ہوں گے ......ان میں سے ایک فرقہ نجات پائے گا اور باقی فرقوں کا حال اللہ کو بہتر معلوم ہے..... میں ایک عمر سے امت کا اختلاف دیکھتا آ رہا ہوں..... مجھے کھلی سڑک اور ہموار راستے کی اب تک تلاش ہے..... میں علم اور عمل کی طلب میں لگا ہوا ہوں.....علماء کی رہنمائی میں آخرت کے راستے پر چل رہا ہوں.....دین کی سمجھ رکھنے والوں کے بتانے سے میں نے اللہ کے کلام کا بہت سارا حصہ سمجھا ،امت کے احوال میں سوچ بچار کیا اور امت کے مختلف مذاہب واقوال پر غور کیا تو میں نے اس میں سے اتنا ہی اپنے دل میں رکھا جتنا میں نبھا سکتا تھا.....میں نے دیکھا کہ لوگوں کا یہ اختلاف ایک گہرا سمندر ہے جس میں بہت سارے لوگ ڈوبے ہوئے ہیں اور کچھ ہی لوگ تیر کر کنارے پر آ سکے ہیں۔

میں نے دیکھا کہ ہر فرقے کو دعویٰ ہے کہ جو ان کے پیروکار ہیں نجات انہی کے لئے ہے اور مخالفین کے لئے ہلاکتیں ہیں۔

پھر میں نے دیکھا کہ لوگ مختلف قسم کے ہیں.....کوئی آخرت کے معاملے کا عالم ہے.....ایسے شخص کا ملنا مشکل ہے مگر اس کا وجود عزیز ہے.....کوئی جاہل ہے.....اس سے دور رہنا ہی غنیمت ہے.....کوئی علماء کے بھیس میں ہے، دنیا کی محبت میں فریفتہ، دنیا کو ترجیح دینے والا.....کوئی عالم دین کے نام سے معروف ہے.....اپنے علم سے بڑائی اور بلندی کی اسے تلاش ہے.....دین کے بدلے دنیا کی دولت وعزت کماتا ہے.....کوئی عالم ہے مگر سننے والوں کے دلوں میں اس کی کوئی بات نہیں اترتی.....کوئی عابدوں کے بھیس میں ہے جسے خیر کی تلاش ہے، مگر اس کے اندر کوئی بے نیازی نہیں، نہ اس کے علم کی کوئی تاثیر ہے اور نہ اس کی رائے کسی کام کی.....کوئی عقلمند اور ہوشیار سمجھا جاتا ہے مگر تقویٰ اور پرہیزگاری غائب.....کچھ لوگ دوستی کا دم بھرنے والے، خواہش نفس میں مبتلا ہیں.....دنیا کے آگے جھکتے ہیں.....دنیا کی سرداری چاہتے ہیں.....کچھ شیطانی انسان ہیں جو آخرت سے گریز کرتے ہیں.....دنیا پر ٹوٹے پڑتے ہیں.....دنیا سمیٹنے کے لئے دوڑے جاتے ہیں..... زیادہ سے زیادہ دنیا حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں.....وہ دنیا میں زندہ تو ہیں مگر چلّو بھر پانی میں ڈوب مرے ہیں.....اصل نیکی تو انہیں ناپسند ہے لیکن اس طرح زندگی اور موت کو برابر کر دینا ان کے لئے نیکی ہے۔

میں نے ان مختلف لوگوں میں اپنے آپ کو تلاش کیا تو تھک ہار گیا، تب میں ہدایت اور سچائی کی تلاش میں ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت کی طرف بڑھا......میں نے علم کی رہنمائی چاہی، سوچ بچار کیا اور دیر تک غور کیا تو کتاب وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں مجھ پر واضح ہوا کہ خواہش نفس کی پیروی ہدایت سے اندھی اور حق سے گمراہ کر دیتی ہے اور لمبے عرصے تک گمراہی میں ڈالے رکھتی ہے۔

تب میں نے اپنے دل سے خواہش کو نکالنا شروع کیا.....اختلاف امت کی وجہ سے نجات پانے والے فرقے کی تلاش میں گھومتے گھومتے رک گیا.....گھٹیا خواہشوں اور ہلاک ہونے والے فرقے سے ڈر گیا.....وضاحت سے پہلے اپنے آپ کو مشقت میں

پھنسانے سے باز آیا جبکہ مجھے جان ودل سے نجات کے راستے کی تلاش ہے۔

پھر میں نے دیکھا کہ ساری امت کتاب الٰہی کی اس بات کو مانتی ہے کہ نجات کا راستہ یہ ہے کہ تقوی الٰہی کو مضبوطی سے تھاما جائے، فرائض کو ادا کیا جائے، حلال وحرام اور تمام احکام میں پرہیزگاری اختیار کی جائے، طاعت الٰہی میں اخلاص برتا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے۔

میں اہل علم کی روایتوں میں فرض اور سنت کی معرفت حاصل کرنے لگا تو دیکھا کہ کسی مسئلے میں سب لوگ متفق ہیں اور کسی میں اختلاف رائے رکھتے ہیں.....میں نے پایا کہ سارے لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ فرض اور سنتوں کا علم ان حضرات کے پاس ہے جو اللہ اور اس کے حکم کا علم رکھنے والے ہیں، اللہ سے علم سیکھنے والے ہیں، اس کی رضا پر عمل کرنے والے ہیں، اس کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے والے ہیں، اس کے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی پیروی کرنے والے اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے والے ہیں.....وہی لوگ اللہ کے حکم اور رسولوں کی سنتوں کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں۔

تو میں نے امت کے درمیان اس طرح کے لوگوں کو تلاش کیا جنہیں سب مانتے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ میں نے ان کے علم سے استفادہ کیا تو دیکھا کہ وہ لوگ کم سے کمتر ہیں۔ میں نے ان کے علم کو اس طرح ناپید دیکھا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''اسلام اجنبی بن کر آیا اور عنقریب اجنبی بن کر لوٹ جائے گا جیسا کہ آیا تھا لہذا اجنبیوں کے لئے خوشخبری ہو''۔ یہی لوگ اپنے دین میں نرالے ہیں۔ متقی اولیا کے ختم ہونے سے میری مصیبت بڑھ گئی.....مجھے ڈر محسوس ہوا کہ اختلاف امت کی وجہ سے میری پریشان زندگی پر اچانک موت حملہ آور نہ ہو جائے، لہذا میں ایک ایسے عالم کی تلاش میں دوڑ پڑا جس کو پانا میرے لئے ضروری تھا.....میں نے احتیاط اور خیر خواہی کے جذبے میں کوئی کوتاہی نہیں کی، تو بندوں پر مہربان خدا نے مجھے ایک ایسی جماعت کے پاس پہنچا دیا جس کے اندر میں نے تقویٰ کی دلیلیں، پرہیزگاری کی نشانیاں اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے

کا جذبہ پایا۔

میں نے ان کی رہنمائی اور وصیتوں کو ائمہ ہدایت کے کردار کے موافق پایا..... میں نے ان سب کو امت کی خیر خواہی پر اکٹھا پایا.....وہ کبھی اللہ کی نافرمانی میں کچھ امید نہیں رکھتے اور نہ کبھی اس کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں.....وہ ہمیشہ تنگی اور مشکل میں صبر کرتے ہیں، قضا پر راضی اور نعمتوں پر شاکر ہوتے ہیں.....اللہ کی نعمتوں اور اس کے احسان کو ذکر کر کے بندوں کے دل میں اللہ کی محبت ڈالتے ہیں......اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے پر ابھارتے ہیں.....وہ اللہ کی عظمت کے عالم ہیں.....اس کی عظیم قدرت کے عالم......اس کی کتاب وسنت کے عالم.....اس کے دین کی سمجھ رکھنے والے.....اس کی پسند، ناپسند کے عالم.....بدعتوں اور خواہشوں سے بچنے والے.....انتہا درجے کی پابندی اور غلو کو چھوڑنے والے.....لڑائی جھگڑے سے نفرت کرنے والے.....غیبت اور ظلم سے دور رہنے والے.....خواہشوں کی مخالفت کرنے والے.....اپنے نفس کا محاسبہ کرنے والے.....اپنے اعضا کو قابو میں رکھنے والے.....کھانے، پہننے اور اپنی تمام حالتوں میں پرہیزگار...... مشکوک مال سے الگ تھلگ.....شہوتوں کو چھوڑنے والے.....گذارے بھر کی روزی پر اکتفا کرنے والے.....مباح چیزوں کو بھی کم سے کم استعمال کرنے والے..... حلال میں زہد اختیار کرنے والے.....حساب سے ڈرنے والے ......آخرت سے لرزنے والے.....اپنے آپ میں مشغول......دوسروں کو چھوڑ کر اپنی بدگوئی کرنے والے.....ان میں سے ہر شخص شان بے نیازی لئے ہوئے ہے.....ان لوگوں کو آخرت کا معاملہ، قیامت کی باتیں، عمدہ ثواب اور دردناک سزا معلوم ہے.....اسی نے تو ہمیشہ کا غم اور گھر کرنے والا دکھ انہیں پہنچایا ہے.....اسی لئے وہ دنیا کی خوشیوں اور آسائشوں سے بیزار ہیں۔

ان حضرات نے دین کے کچھ ایسے آداب بیان کئے ہیں اور پرہیزگاری کی ایسی حدیں قائم کی ہیں جن کے لئے میرا سینہ تنگ ہے (یعنی ان آداب کو بجالانا اور ان حدوں پر قائم رہنا، میرے بس سے باہر ہے) میں نے جان لیا کہ دین کے آداب اور پرہیزگاری کی

سچائی ایک ایسا سمندر ہے جس میں مشکوک کمائی کھانے والا ڈوبنے سے بچ نہیں سکتا اور نہ میرے جیسا کوئی ان حدوں پر قائم رہ سکتا ہے.....لہذا مجھ پر ان کا فضل روشن ہوگیا اور میرے حق میں ان کی خیر خواہی کا جذبہ واضح ہوگیا.....مجھے یقین آ گیا کہ وہ لوگ آخرت کے راستے پر چلنے والے اور رسولوں کی پیروی کرنے والے ہیں.....روشنی حاصل کرنے والوں کے لئے چراغ ہیں اور رہنمائی چاہنے والوں کے لئے رہنما۔

لہذا میں ان کے طریقے میں دلچسپی لینے لگا.....ان سے فائدے اٹھانے لگا.....ان کی روش اپنانے لگا....ان کی فرمانبرداری سے محبت کرنے لگا.....نہ میں ان کے برابر کسی کو سمجھتا ہوں اور نہ ان پر کسی کو ترجیح دیتا ہوں تو اللہ نے میرے لئے علم کا دروازہ کھول دیا جس کی دلیل مجھ پر واضح ہوگئی اور جس کا فضل مجھ پر روشن ہوگیا.....جو شخص اس علم سے قریب ہوا یا علمی طریقہ اختیار کیا مجھے اس کی نجات کی امید ہے اور جس نے اس پر عمل کیا مجھے اس کو مدد پہنچنے کا یقین ہے۔

اس علم کے مخالف شخص کے اندر میں نے کجی دیکھی.....جاہل اور منکر آدمی کے دل پر تہہ بہ تہہ میل دیکھی.....جس نے اسے سمجھا اس کے لئے بہت بڑی حجت دیکھی.....علمی طریقہ اختیار کرنا اور علمی احکام پر عمل کرنا مجھ پر واجب ہے.....لہذا میں نے اس کا اعتقاد اپنے دل کے اندر جما لیا اور اپنے ضمیر کو اس میں لپیٹ لیا.....میں نے اسے اپنے دین کی بنیاد بنائی، اس پر اپنے اعمال کی عمارت کھڑی کی اور اس میں زندگی گذر بسر کرنے لگا۔

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس نے مجھے جو نعمت دی ہے اس کے شکر کی توفیق دے اور جن احکام کی معرفت بخشی ہے ان پر قائم رہنے کی طاقت دے! مجھے اس میں اپنی کوتاہی نظر آ رہی ہے اور میں اس کا شکر ہمیشہ نہیں کر پاتا۔

امت کے اختلاف میں پڑنے سے بچنا

امت کے اختلافی مسائل میں بحث ونظر کرنے سے میں تمہیں ڈراتا ہوں....

اختلاف کی وجہ سے اور فرقے والوں کے بارے میں غور وفکر کرنے سے جو برا انجام ہوا، جن گمراہ کن خواہشات میں لوگ مبتلا ہوئے اور قدریہ، مرُجیہ، رافضیہ ،جَہمیہ اور حرور یہ جیسے بد مذہبوں کے جن بھیانک عقیدوں کے وہ شکار ہوئے، سب کچھ تمہیں پتہ ہے.......وہ لوگ آپس میں لڑ پڑے، ایک دوسرے کے دشمن ہوئے اور نفرتوں کے شکار ہوئے.....ایک نے دوسرے کے کفر و گمراہی کی گواہی دی.....اپنے من سے مخالفوں کے خون کو حلال قرار دیا.....حالانکہ وہی لوگ پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم پر متفق تھے اور آپس میں بھائی بھائی تھے..... مگر جب بحث کرنے اور بال کی کھال نکالنے میں لگ گئے تو بٹ کر رہ گئے... ہر فرقے نے اپنے حسب حال قرآن سے استدلال کیا اور اپنی خواہشوں کے مطابق حدیثوں کو حجت بنایا...... چنانچہ وہ لوگ خود بھی گمراہ ہوئے اور بہت سارے لوگوں کو بھی گمراہ کر ڈالا۔

رسول اللہ ﷺ اختلاف سے ڈراتے تھے

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے عمر رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ کر فرمایا: اے عمر!" اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ" .....تو عمر نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان یارسول اللہ! یہ" اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ" کس سلسلے میں ہے؟ آپ نے فرمایا: ابھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے۔ انھوں نے مجھ سے کہا: اے محمد!" اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ" .....آپ کی امت کا ایک چھوٹا سا حصہ آپ کے بعد فتنوں میں پڑ جائے گا.....میں نے پوچھا اے جبریل! وہ گمراہی کا فتنہ ہوگا یا کفر کا؟ انہوں نے کہا: دونوں ہوگا۔ میں نے پوچھا: وہ لوگ گمراہ یا کافر کیسے ہونگے، میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب چھوڑ جاؤں گا؟ کہا! اسی اللہ کی کتاب سے گمراہ ہوں گے...... ہر گروہ اپنی مرضی کے مطابق اس کی تاویلیں کرے گا جس سے وہ گمراہ ہوگا۔

ائمہ کے اجماع کو اپنانا واجب ہے

آ گاہ! اللہ سے ڈرو اور بحث کرنے اور بال کی کھال نکالنے کا مزاج چھوڑو جس سے بہت سارے لوگ اختلاف میں پڑ گئے..... باتوں سے طرح طرح کی باریکیاں کرید کرید کر نکالی جانے لگی یہاں تک دانا عالم بھی حیرت میں پڑ گیا....تو ہم جیسوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو عقل اور علم دونوں ہی اعتبار سے ناقص ہیں؟

آ گاہ! جس پر اجماع ہے اور جس میں امت کا کوئی اختلاف نہیں ان سب باتوں کو مضبوطی سے تھام لو.......یعنی اللہ، فرشتے، کتاب، رسول، حدود، فرائض اور دین کی تمام شریعتوں پر ایمان رکھنا اور ان سب باتوں پر بھی جن پر اَسلاف کا اجماع رہا ہے، کیونکہ اسی میں حق وہدایت ہے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد معلوم ہوا کہ:

''اللہ میری امت کو کسی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا''۔

یہی قول حق ہے.....بے شک جس پر امت کا اجماع ہے، وہی درست ہے..... وہ تو شیطان نے اختلاف ڈال کر امت کو مصیبت میں پھنسا دیا۔

آ گاہ! اختلافی مسائل میں بال کی کھال نکالنے سے پرہیز کرو کیونکہ دین کے جن احکام پر اجماع ہو چکا ہے، اُنہی کو اپنا مشغلہ بنا لینے میں تمھاری بھلائی ہے.....جن کا علم بھی تم کبھی نہیں پا سکتے۔ مجھے وَہْب بن مُنَبّہ کی بات معلوم ہوئی ہے کہ: مسجد حرام میں کچھ لوگ بیٹھ کر جبر وقدر پر گفتگو کر رہے تھے تو میں نے کہا: میں نے بیشتر آسمانی کتابوں کو پڑھا، علم میں اوروں کے برابر رہا اور بہت سارے ایسے علم بھی سیکھے جو دوسروں کے پاس نہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ جو ان مسائل میں زیادہ بڑھ چڑھ کر بولتا تھا، وہ سب سے بڑا جاہل تھا....اور جو خاموش رہتا تھا، وہ سب سے زیادہ جانکار ہوا کرتا تھا۔ میرا تجربہ ہے کہ ان مسائل میں نظر گاڑنے والا سورج سے آنکھیں ملانے والے کی طرح ہے... جوں جوں نظر گہری ہوتی جائے گی۔ اُس کی حیرت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: ''دین میں لڑنے جھگڑنے سے بچو، کیونکہ یہ دل کو بیکار کر دیتا ہے

اور اس میں نفاق کا بیج بو دیتا ہے''۔

ہمیں معلوم ہوا کہ کسی اہل علم نے اپنے دوستوں کو (حسب ذیل) ایک عہد نامہ تحریر کیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد!

معلوم ہونا چاہئے کہ خواہشات والی باتیں لوگوں میں چھوڑ دی گئی ہیں.... اس سے نکلنے کا راستہ یہ ہے کہ جن باتوں پر اجماع ہے، اُنھیں اپنے اوپر لازم کر و اور جن مسائل میں اختلاف ہے، اُن میں مت پڑو..... کیونکہ اچھے برے سب اس بات پر اللہ کے واسطے اکٹھا ہیں کہ: اللہ حق ہے..... رسول علیہ السلام حق ہیں.... قرآن اور رسول حق ہیں.... کتاب اور فرشتے حق ہیں...... قیامت کے دن زندہ ہونا اور جنت، جہنم حق ہیں.... ان میں کوئی اختلاف نہیں...... وضو کے ساتھ نماز پنجگانہ، غسل جنابت، رمضان کے روزے، والدین کی فرمانبرداری، امانت ادا کرنا، اذیت والی چیزوں کو دور کرنا اور لوگوں کو اپنی طرف سے انصاف دینا ہر مسلمان پر واجب ہے..... اور اللہ کا یہ ارشاد بھی حق ہے: ﴿''حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ﴾ الخ (النساء: ۲۳) ماں، بیٹی، بہن وغیرہ تم پر حرام ہیں...... ان سب سے نکاح حرام ہے...... چوری، زنا، ناپ تول میں کمی، دھوکہ، خیانت، جھوٹ اور جھوٹ جیسی باتیں حرام ہیں..... اچھا برا کوئی اس کے خلاف نہیں...... اہلسنت و بدعت دونوں اس میں ایک ہیں....... ان کا آپس میں کوئی اختلاف نہیں۔

اختلافی مسائل میں پڑنا فتنہ ہے

اوپر بیان کی ہوئی باتوں اور ان کی حکمتوں پر جو عمل کرے گا اسے انشاء اللہ دوسری نامعلوم باتوں سے کچھ نقصان نہیں...... لہذا ان باتوں کو اپنے اوپر لازم کرلو اور حد سے آگے نہ بڑھو..... اگر کوئی تم سے کسی اختلافی مسئلے میں پوچھ تاچھ کرے تو کہہ دو کہ: قرآن اور قرآن کی باتوں پر ہمارا ایمان ہے...... سب ہمارے رب کی جانب سے ہے........ بس

چپ رہو.....زیادہ جواب نہ بناؤاور نہ اپنا سر کھپاؤ......اگر تم سوچو گے کہ ہم اختلافی مسائل میں غلط صحیح پہچاننا چاہتے ہیں تو پھر تم دماغ لگاؤ گے، بحث میں پڑو گے اور بال کی کھال نکالنے لگو گےاوراس طرح تم فتنے سے بچ نہ سکو گے......الا ماشاءاللہ!

نصیحت مان لو.....حد سے آگے نہ بڑھو اور نہ ان باتوں میں اپنا سر کھپاؤ۔ اوپر بیان کئے ہوئے ہر فریضے کے لئے کچھ طور طریقے اور دائرے ہیں.....انہیں سیکھو اور استعمال میں لاؤ.....تاکہ تمھاری نماز پوری ہو، تمھاری کمائی پاک ہو اور تم ریا میں نہ پھنسو .....فرائض دین اور احکام دین سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ، کیونکہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اور جب تم اس علم کے ماہر ہو جاؤ گے تو انشاءاللہ تمہارے ٹھوس علم کی مخالفت کرنے والے کی کوئی غلطی تم سے چھپی نہ رہ جائیگی.....پھر اصل معاملہ، بے ادب کا معاملہ اور جو کچھ تمھیں حکم ہے، سب تمھاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا.....مگر جب تم علمی مہارت پیدا کئے بغیر اور علماء کی مجلسوں میں بیٹھ کر ان کی بات چیت سنے بغیر اختلافی مسائل میں دماغ لڑاؤ گے تو تم پر اطمینان نہ رہے گا کہ فتنے کی کوئی چیز تمھیں بھا جائے اور وہ تمھارے دل میں رینگ جائے.....کہا جاتا ہے کہ ''ہر گمراہی کا ایک سنگار ہے'' ......شاید تم اس کے بعد حق چھوڑ بیٹھو گے....اور پھر تمھارا دل حق قبول کرنے سے انکار دکھائے گا.....سنت کی سمجھ رکھنے والوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ بدعتوں میں سر کھپانے سے گریز کرے گا، کیونکہ اس کی نظر مسائل کی باریکیوں اور گہرائیوں پر ہوتی ہے اور وہ ان چیزوں میں مہارت رکھتا ہے۔

سب سے زیادہ اس جھگڑے پر روک ٹوک کرنے والا وہ ہوتا ہے جس کا علم سب سے بڑا، عقل سب سے بہتر اور سمجھ سب سے زیادہ ہوتی ہے......اور اس جھگڑے میں پڑنے کے لئے سب سے زیادہ نڈر وہ ہوتا ہے جس کا علم سب سے کم، رائے سب سے کمزور اور نظر سب سے چھوٹی ہوتی ہے۔

نصیحت مانو اور ان لوگوں میں شامل مت ہو جن سے کہا گیا ہے: ﴿وَلٰكِن لَّا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ﴾ ....(لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔)

آ گاہ! دوستو! اللہ سے ڈرو اور اپنے ہمدرد کی نصیحت مان لو کیونکہ شیطان تمھیں حق کے راستے سے ہٹانے میں کوتاہی نہیں کرے گا.....وہ ناصح کا بھیس بنا کر آئے گا اور اپنے بہکاوے سے حق کی معرفت اور راہ راست اختیار کرنے کے لئے اختلافِ اُمت کی چھان بین کرنے کو تمھاری نظر میں پسندیدہ بنا دے گا........میری زندگی کی قسم! واقعی اس نے تمھیں خواہشوں اور فتنوں کی مصیبت میں ڈال دیا ہے اور آخرت کے ذکر سے بے پروا کر دیا ہے۔ افسوس! دل قرب الٰہی کے علاوہ چیزوں میں مشغول ہے بلکہ اپنے رب سے دور رہنے میں مشغول۔ آ گاہ! خواہشوں کے پیچھے پیچھے ہلاکت کی جگہوں میں نہ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں اس سے بچائے۔

صالح علماء کی پہچان

بھائیو! واضح رہے کہ امت کی درستی اور خرابی علماء کی درستی اور خرابی سے ہے.....کچھ علماء وہ ہیں جو لوگوں کے لئے رحمت ہیں......جو ان کی پیروی کرے گا نیک بخت ہو جائے گا.....اور کچھ علماء وہ ہیں جو امت کے لئے فتنہ ہیں.....جو ان کی راہ پر چلے گا، ہلاک ہو جائے گا۔

جو علماء اللہ کی رضا ڈھونڈنے والے اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے والے ہیں، وہی نائب رسول ہیں..... بندوں کا بھلا چاہنے والے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں.....وہی منبر نور پر نبیوں کے ساتھی ہیں.....زیوروں سے آراستہ اور محلوں میں آرام فرما ہوں گے.....اپنوں اور بیگانوں کی شفاعت کریں گے..... جبھی لوگ ان کی آمد پر ان کے ساتھ لگے ہوں گے.....وہی لوگ امت کے لئے اللہ کی رحمت و برکت ہیں.....وہ نجات کے راستے پر بلاتے ہیں.....جو ان کی پکار پر لبیک کہے گا، نیک بخت ہوگا اور جو ان کی پیروی کرے گا، کامیاب ہوگا.....انھیں بھی اپنے پیروکاروں کے برابر ثواب ملے گا..... حدیثوں میں ان کی خوبیوں کا ذکر ہے۔ ہمیں خبر پہنچی کہ کسی عالم نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ

الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (فصلت:۳۳)

(اور اس سے بہتر بات کسی کی؟ جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ بے شک میں ایک مسلمان ہوں۔)

اور کہا کہ یہ (اللہ کی طرف بلانے والا اور نیک عمل کرنے والا) اللہ کا حبیب ہے..... یہ اللہ کا ولی ہے..... یہ اللہ کا مخلص دوست ہے..... یہ اللہ کا پسندیدہ ہے..... یہ زمین والوں میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے..... اللہ نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور اس نے لوگوں کے سامنے اللہ کی اس مقبول دعوت کو پیش کیا اور عمل صالح بھی اختیار کیا اور کہا کہ میں تو مسلمان ہوں..... بے شک یہ اللہ کا خلیفہ ہے۔

اے لوگو! ایسے ہی عالم کی پیروی کرو، اس کے پیچھے پیچھے چلو اور اس کے دامن میں سمٹ آؤ، نیک بخت ہو جاؤ گے۔

منافق علماء کا فتنہ

آگاہ! بے شک کچھ علماء آخرت کے بدلے دنیا سے راضی ہوئے تو انہوں نے اللہ کے قرب پر دنیا کو ترجیح دی اور زیادہ سے زیادہ دنیا کمانے کی خواہش کی اور اس میں سرکشی کو پسند رکھا تو ایک عالَم ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا اور بہت سارے لوگ ان کی وجہ سے فتنے میں پڑ گئے۔ امت کے لئے انہی لوگوں کا فتنہ سب سے بڑا ہے۔

ان حضرات نے لوگوں کی خیر خواہی چھوڑ دی تاکہ رسوائی نہ ہو..... وہ دنیا کی محبت کی وجہ سے کیسے بھلائی پائیں گے؟ اللہ نے ان کے لئے تو وعید اتاری ہے..... انہوں نے علم بیچ کر تھوڑی سی قیمت حاصل کی..... انہیں گھاٹا ہوا....... انہوں نے بڑی بری تجارت کی..... اپنے پیروکاروں کے بوجھ کے ساتھ ساتھ اپنا بوجھ بھی ڈھویا........ خود بھی ڈوبے اور دوسروں کو بھی لے ڈوبے..... وہی لوگ شیطان کے نائب اور ابلیس کے داعی ہیں....... اللہ تعالیٰ دنیا سے ایسے عالموں کی تعداد کم کرے!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کمانے والے عالم کے فتنے سے ڈرایا ہے۔

ہمیں خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’دین کی سمجھ رکھنے والے جب تک دنیا کے چکر میں نہ پڑیں، رسولوں کے امین ہیں۔ جب وہ اس میں پڑ جائیں تو ان کے دین کو مشکوک سمجھو‘‘

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

یہ امت اس وقت تک اللہ کے زیر دست و زیر سایہ رہے گی، جب تک علماء، اُمراء کو دھوتے رہیں گے، اچھے لوگ، بروں کو پاک کرتے رہیں گے اور نیک لوگ، بروں کو درست کرتے رہیں گے۔ جب وہ ایسا کرنا چھوڑ دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنا ہاتھ اٹھا لے گا اور ان پر ظالموں کو مسلط کر دے گا پھر وہ انھیں بری سے بری سزا دے گا۔

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

’’قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ امانت دار لوگ خائن نہ ہو جائیں، علماء فاسق نہ ہو جائیں۔ ان کا رعب جاتا رہے گا، فتنوں اور تاریکیوں میں بھٹک جائیں گے جیسے یہود تاریکی میں بھٹک گئے‘‘۔

ہمیں خبر پہنچی کہ آپ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کون سا آدمی زیادہ شریر ہے؟ آپ نے فرمایا: ’’الٰہی بخش دے! میری امت کے شریر لوگ، شریر علماء ہیں‘‘۔

ہمیں معلوم ہوا کہ ایک صحابی نے کہا ہے: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجدیں عالیشان ہوں گی، ہدایت سے ویران۔ وہ اس لئے کہ آسمان کے نیچے سب سے زیادہ برے لوگ امت کے علماء ہوں گے۔

ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی: کسی ایسے عالم سے معاملات میں مشورہ نہ لو جسے دنیا کی محبت نے مست کر رکھا ہو کیونکہ وہ اپنے نشے میں تمھیں میری محبت کی راہ سے بہکا دے گا۔ وہی لوگ میرے مرید بندوں کے لئے ڈاکو ہیں۔

ہمیں معلوم ہوا کہ ایک اہل علم نے علماء کی نشست کا ذکر کرتے ہوئے کہا: جب عالم دنیا پر فدا، دنیا کا خواہشمند، دنیا کا حریص ہوگا تو اس کی نشست فتنہ ہوگی۔ اس کی

نشست ایک ایسا فتنہ ہوگی جو جاہل کی جہالت میں اضافہ کرے گا۔ عالم کے فتنوں سے بدکار کی بدکاری بڑھے گی اور مومن کا دل بگڑ جائے گا۔ مزید کہا کہ: بے شک علمائے سوء (دنیادار علماء) آخرت کے راستے پر گھات لگائے بیٹھے ہیں جو بندوں کو اللہ سے لوٹ لے جاتے ہیں۔ اتنا کہہ کر وہ رو پڑے۔

ہمیں عیسیٰ علیہ السلام کی خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: علمائے سوء، روزے رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، صدقہ کرتے ہیں، مگر جو حکم ہوتا ہے، اس پر عمل نہیں کرتے۔ دوسروں کو پڑھاتے ہیں جو وہ خود نہیں جانتے۔ کیا ہی برا فیصلہ رکھتے ہیں۔ منہ سے جھوٹی توبہ کرتے ہیں۔ خواہشات پر عمل کرتے ہیں۔ تمھارا یہ کام اب تک پورا نہیں ہوتا کہ تم اپنے جسموں اور دلوں کے میل صاف کرو۔

میں تم سے حق کہتا ہوں: تم اس چھلنی کی طرح نہ بنو جس سے صاف ستھرا آٹا چھن کر باہر آجاتا ہے اور اندر بھوسی رہ جاتی ہے۔ تم ایسے ہی ہو۔ تمہارے منہ سے حکمت کی باتیں نکلتی ہیں اور تمھارے سینوں میں کینہ رہ جاتا ہے۔

اے دنیا کے غلام! کیسے وہ شخص آخرت پائے گا جس کی دنیا کی شہوت مٹ نہیں پاتی، جس کی دنیا سے دلچسپی ختم ہونے کو نہیں آتی۔ میں تم سے حق کہتا ہوں: بلاشبہ تمھارے دل تمھارے اعمال کی وجہ سے مصیبت میں پڑ گئے۔ تم نے دنیا کو اپنی زبان کے نیچے اور علم کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ لیا ہے۔ میں تم سے حق کہتا ہوں: تمہاری باتوں نے تمہاری آخرت کو بگاڑ دیا۔ تمھیں دنیا کی بھلائی، آخرت کی بھلائی سے زیادہ پیاری ہے۔ اگر تمھیں سمجھ ہو تو بتاؤ کون سا آدمی تم سے زیادہ گھاٹے میں ہے؟

افسوس! تم کب رات کے مسافروں (شب بیدار خدا سے لو لگانے والوں) کا راستہ پہچانو گے؟ اور کب سالکوں کے محلے میں قیام کرو گے؟ گویا تم دنیا والوں کو اس لئے بلا رہے ہو کہ وہ تمھارے لئے دنیا کو چھوڑ دیں۔ رکو! رکو! افسوس! چھت کے اوپر چراغ رکھنے سے اندھیرے گھر سے بچا نہیں جا سکتا۔ کمرہ سنسان تاریک ہی رہے گا۔ ایسے ہی

تمھیں کوئی فائدہ نہیں کہ علم تمھارے منہ میں ہو اور دل ویران، تاریک، خالی۔

اے دنیا کے غلام! تم عالم باعمل نہیں.... نہ متقی غلام اور نہ عزت دار آزاد..... قریب ہے کہ دنیا تمہیں جڑے سے اکھاڑ کر منہ کے بل پٹخ دے اور تمہاری ناک توڑ دے.... پھر تمھاری پیشانی کے بال پکڑے..... تمھارے علم کو پیچھے ڈال دے..... پھر تمہیں برہنہ، اکیلے؛ منصف بادشاہ کے حوالے کر دے..... تب وہ تمہیں تمہاری سیاہ کاریوں سے آگاہ کرے گا پھر تمہاری بدکاریوں کا بدلہ دے گا۔

میرے بھائیو! یہ انسانی شیطان ہیں اور لوگوں کے لئے فتنہ ہیں..... یہ دنیا کی دولت اور اس کی دوستی سے دلچسپی رکھتے ہیں...... دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں..... دین کو دنیا کے لئے رسوا کرتے ہیں..... یہ لوگ جلد ہی شرم اور مصیبت میں پڑیں گے اور آخرت میں خسارہ اٹھائیں گے۔ یا رب کریم اپنے فضل سے انہیں بخش دے گا۔

بہر حال میں نے ہلاکت اور خسارے میں پڑنے والے، یعنی دنیا کی فرمانبرداری کرنے والے کو دیکھا ہے کہ اس کی خوشی کے اندر بدمزگی ہے..... جس سے طرح طرح کے رنج اور قسم قسم کی دشواریوں کے سوتے پھوٹتے ہیں..... تباہی و بربادی اس کا ٹھکانہ ہوتا ہے...... اس ہلاک ہونے والے کی خوشی غم میں بدل جاتی ہے..... نہ اس کی دنیا باقی رہتی ہے اور نہ اس کا دین سلامت رہتا ہے، بلکہ وہ اپنے لالچ کی وجہ سے بہت جلد دنیا و آخرت میں نقصان اٹھاتا ہے..... وہ ہلاک ہونے والا نہیں جانتا کہ اس کے مقدر میں کیا تھا..... آگاہ! یہی کھلا ہوا خسارہ ہے۔

تقویٰ کی رہنمائی

میرے بھائیو! فضل وتقویٰ جن کی شان تھی وہ لوگ روئے زمین پر پھیلے ہوئے تھے، اب اُن کے بعد ویسے لوگ کم ہیں جو روپوش ہیں اور پہچانے نہیں جاتے..... اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کا کچھ حصہ میں تمھارے سامنے پیش کر رہا ہوں:

میں نے نصیحت کرنے والوں (علیہم الرحمۃ والرضوان) کو اس بات پر متفق پایا کہ تقوی الٰہی کو مضبوطی سے تھامنا دنیا اور آخرت میں بندے کی سعادت ہے۔

آگاہ رہو! اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا، اس کی حدوں میں رہنا اور دل کو ناپسندیدہ چیزوں سے پاک رکھنا تقویٰ کا راستہ ہے۔

میں نے ان لوگوں کو اس بات پر متفق پایا کہ اللہ تعالیٰ پر جرأت دکھلانا، دین کو بگاڑنا ہے۔ آگاہ رہو کہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز نہ کرنا، اس کی حدوں سے تجاوز کرنا اور گناہ کی عادت ڈالنا یہ سب اللہ تعالیٰ پر جرأت دکھلانے کے طریقے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں اس سے محفوظ رکھے!

دین کی نشانیوں کا مٹنا اور خواہشات کا غلبہ پانا

میرے بھائیو! میں نے اپنے اس زمانے کی حالتوں پر دیر تک غور وفکر کیا تو دیکھا کہ اس ظلم پرور زمانے میں ایمان کے راستے بدل چکے ہیں، اسلام کا چہرہ داغدار ہو چکا ہے، دین کی نشانیاں مٹ چکی ہیں۔ حدیں ٹوٹ چکی ہیں، حق رخصت ہو چکا ہے اور حق پرست جا چکے ہیں، باطل سر چڑھا اور باطل پرور زیادہ ہو چکے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ تہہ بہ تہہ فتنوں میں عقلمند آدمی حیران ہے۔ میں نے دیکھا کہ خواہش غالب ہے، دشمن کتّے کی طرح بھونک رہا ہے، نفس مدہوش ہے اور سوچنے سمجھنے سے محروم.... ریا نے اس کو ڈھانپ لیا تو وہ آخرت سے اندھا ہو گیا۔

ہمارے زمانے میں لوگوں کا ضمیر اور حال اگلے بزرگوں کے حال اور ضمیر سے

مختلف ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ کسی صحابی نے کہا کہ اگر اگلے بزرگوں کا کوئی آدمی اپنی قبر سے اٹھ کر آئے اور آبادی میں رہنے والوں کا حال دیکھے تو ان سے بات نہ کرے اور ان تمام لوگوں کے بارے میں کہے کہ: یہ لوگ روز حساب پر ایمان نہیں رکھتے۔

میں اللہ سے اس شخص کی شکایت کرتا ہوں جس کی وجہ سے ہمارے اندر یہ رَدّوبدَل اور بزرگوں کی مخالفت کا مزاج پیدا ہوا ہے۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ خبر پہونچی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب کہ دین پر چلنے والا، ہاتھ سے انگارہ پکڑنے والے آدمی کی طرح ہوگا''۔

اور آپ کا یہ قول حق بھی ہے:

''لوگوں کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو تھامنے والے کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے''۔

جب میں نے دیکھا کہ دین کی حدوں پر مصیبتیں چھائی ہوئی ہیں، فتنے ہمیں گھیرے ہوئے ہیں اور ہمارے درمیان خواہشات کی پیروی اور فرمانبرداری ہو رہی ہے تو مجھے ڈر ہوا کہ میں اپنے تمام دینی معاملات سے برہنہ نہ ہو جاؤں کیونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ: آدمی کا ایمان چھن جائے گا اور اسے پتہ بھی نہ چلے گا۔ آدمی اپنے گھر سے دین کے ساتھ نکلے گا اور جب لوٹے گا تو اس کے پاس ذرا سا بھی دین نہ ہوگا۔

یہ سن کر میں ڈر گیا اور دو معاملوں میں سے ایک معاملے کے بارے میں ضروری طور پر سوچا کہ جب ہم اللہ کے ہر حکم پر عمل نہیں کر سکتے تو ہمارے لئے مناسب نہیں کہ سارے حکم کو ضائع کر کے ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو جائیں۔ اللہ کے حکم کو ذرا سا بھی ضائع کرنے میں کسی کے لئے کوئی عذر نہیں۔

آگاہ! دوستو! اللہ سے لو لگاؤ! اپنے آپ کو کسی بھلائی سے باہر مت نکالو..... اپنی محنت کو کسی برائی میں مت پھنساؤ..... اپنی خواہشوں کو کسی حق سے الگ مت کرو..... اللہ کے

کسی حکم کو معمولی مت سمجھو اور نہ کسی طرح کی اس سے مخالفت مول لو..... بہت سارے واجبات میں سے کچھ کی تو پابندی کرو..... حالانکہ اللہ کا ذرا سا بھی حکم ضائع کرنے میں کسی کے لئے کوئی عذر نہیں۔ حکم پر عمل نہ کرنے کی اجازت ہے بھی تو ضرورت بھر....... کچھ برائی دوسری برائی سے ہلکی ہوتی ہے..... تھوڑے پر عمل کرنا سب کو چھوڑ دینے سے تو بہتر ہے۔

کیونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا:

''تمھارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اگر تمھارے عمل کا دَسواں حصہ بھی اختیار کریں گے، نجات پا جائیں گے''۔

آگاہ! میں جو کہہ رہا ہوں، اُس پر عمل کرو، عمل کے بغیر جہاں کوئی چارہ نہیں، تم نے اُسی پر اکتفا کرلیا ہے..... اس کو ضائع کرنے میں مجھے ہلاکت کا ڈر ہے یا یہ کہ رب کریم اپنے فضل سے معاف فرما دے۔

مال فساد کی بہت بڑی جڑ ہے

مال کی محبت سے پیدا ہونے والے خطرے

بھائیو! آخرت کی ضد اور امت کو بگاڑنے اور دین کی حدوں کو ضائع کرنے میں شیطان کی گہری چال کو میں نے پایا کہ اس کی بنیاد دنیا کی محبت اور دنیا میں بڑائی جتلانے اور برتری دکھلانے پر ہے۔ یہ مصیبتوں کی بنیاد اور گناہوں کی جڑ ہے۔ لوگوں نے اسی لئے اللہ تعالیٰ کے بہت سارے حقوق کو ادا کرنے میں کوتاہی کی اور اللہ کی حدوں میں سے نماز روزے اور تمام فرائض کو گنوا دیا۔

مال کی محبت اور بڑائی کی وجہ سے وہ طرح طرح کے حرام اور گناہ میں پڑ گئے اور اللہ کے بہت سارے امر و نہی کو حقیر سمجھ بیٹھے۔ اس لئے گھمنڈ میں وہ اللہ سے لڑ پڑے اور بڑے بڑے گناہ کرتے رہے اور بے سمجھے بوجھے خود کو ہلاک کر بیٹھے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دنیا کے فتنے سے ڈرایا ہے۔

ہمیں معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

''میرے بعد ضرور دنیا تمھارے پاس آئے گی جو تمھارے ایمان کو ایسے کھائے گی جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے''۔

آپ کا یہ ارشاد بھی ہے:

''شرک باللہ کے بعد دنیا کی محبت سے زیادہ کوئی چیز اللہ کو ناپسند نہیں''۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

''میرا رب دنیا سے اور دنیا کے دھوکے میں آنے والے سے اور دنیا پر اطمینان کرنے والے سے روز پیدائش سے لے کر روز قیامت تک منہ موڑتا رہے گا۔''

آپ کا ارشاد ہے:

''زیادہ مال رکھنے والے ہلاک ہوئے سوائے اس کے جس نے (اپنا مال اللہ کی رضا میں) ایسے اور ایسے خرچ کیا۔ آپ نے یہ کہہ کر اپنے دائیں اور بائیں اشارہ کیا..... حالانکہ ایسے لوگ کم ہیں۔''

''ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وصیت کی کہ: اے موسیٰ! دنیا کی محبت پر مائل نہ ہو، کیونکہ دنیا کی محبت سے زیادہ کوئی بھاری بوجھ اٹھا کر تو میرے پاس نہ آئے گا''۔

دنیا کے بارے میں موسیٰ اور موسیٰ کے رب کے درمیان بات چیت

دنیا سے محبت کرنے والے پر افسوس! کیا اُسے نہیں پتہ کہ موسیٰ علیہ السلام ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو رو رہا تھا، ادھر سے لوٹے تب بھی رو رہا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرا بندہ تیرے خوف سے رو رہا ہے۔ اللہ نے فرمایا: اے ابن عمران! اگر آنسو کے ساتھ اس کا بھیجا بہہ پڑے اور اس کا اٹھا ہوا ہاتھ کٹ کر گر جائے، پھر بھی میں اُسے نہ بخشوں گا، کیونکہ وہ دنیا سے محبت کرتا ہے۔ کیا دنیا سے محبت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنتا؟

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَايُبْخَسُوْنَ اُوْلَـٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِيْ الْآخِرَةِ اِلَّاالنَّارُ وَحَبِطَ مَاصَنَعُوا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّاكَانُوا يَعْمَلُوْنَ﴾ (ہود:۱۵-۱۶)

(جو دنیاوی زندگی اوراس کی زینت چاہتے ہیں ہم ان کو دنیا ہی میں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیتے ہیں اوراس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔وہی ہیں جن کے لئے آخرت میں صرف جہنم ہے۔انہوں نے دنیا میں جو کچھ بنایا سب ملیا میٹ اور جو کچھ وہ کرتے تھے سب باطل۔)

حلال

بھائیو! جب تمھیں اللہ نے قناعت کی نعمت دی ہے تو اس کا زیادہ سے زیادہ شکرادا کرو...جس روزی پر تمھیں قناعت ہے، اُس کے سلسلے میں تم اللہ سے لولگاؤ اوراس کو حلال اور پاک راستے میں تلاش کرو، تا کہ تمہارا حساب آسان ہوجائے اور تمھیں پاک کمائی کی وجہ سے آخرت کی پوری بھلائی حاصل ہو، جیسا کہ تم نے قناعت کو جلد اختیار کرلیا جو دنیامیں دل کا آرام تھا۔

حلال کا نایاب ہونا اور مشکوک مال کا زیادہ ہونا

معلوم ہونا چاہئے کہ وہ حلال جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہو، وہ ایک زمانے سے عزیز ہے.....اور ہم تو اس مشکوک مال میں پھنسے ہیں جس میں حرام اور ناپاک کی آمیزش ہے......جس کا مشکوک ہونا پردے میں ہے اُس پر افسوس! لیکن جس کی آمیزشوں کا پتہ ہے، اُس کا کیا ؟ تو ہم جیسوں کو پرہیز گاری کب حاصل ہوگی اور کب ہمارا عمل صاف ستھرا ہوگا ؟

ہم تو شہوتوں سے بھرے پڑے ہیں اور مشکوک کمائی کی زینتوں سے آراستہ ہیں۔ہمیں معلوم ہوا کہ ایک عالم کا بیان ہے: کچھ لوگ قیامت کے دن اپنی قبروں سے اٹھیں گے جو سڑی ہوئی لاشوں سے زیادہ بدبودار ہوں گے۔ یہ وہی لوگ ہوں گے جو فضول

مشکوک دولتوں کے مزے لوٹا کیے۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ: خدا کی قسم! میں اُنہی لوگوں میں سے ہوں۔

بھائیو! یہ خوفزدہ عالم جس کا اپنے آپ میں یہ حال ہے اور مشکوک مال کی بدانجامی سے اتنا ڈر! تو کیا خیال ہے، اِس دنیا میں اور دنیا کی گندی گندی کمائی میں پڑ کر ہم جیسوں کا کیا حال بنے گا؟

آگاہ! اللہ سے لولگاؤ اور روزی کمانے میں پرہیز گاری برتو، کیونکہ دین کا دارومدار پرہیز گاری پر ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عبادت کے ستر حصے ہیں اور اس کا سب سے افضل حصہ ہے ''حلال کی طلب''۔ روایت ہے کہ حلال روزی طلب کرنے والا جیسے اللہ کی راہ کا غازی ہو۔

ناپاک روزی کے ساتھ عبادت فائدہ مند نہیں

ناپاک روزی کے ساتھ ڈھیر ساری عبادت گردوغبار کی طرح اڑ جائے گی۔ ہمیں ایک صحابی کی یہ بات معلوم ہوئی کہ: جب کمائی پاک ہوگی تو عمل صاف ستھرا ہوگا۔ تم جیسے ہی اس میں پڑو گے، جان لوگے۔ بعض اہل علم سے منقول ہے کہ شیطان کہتا ہے: میں ابن آدم کو ایک عادت ڈالنا چاہتا ہوں پھر میں اس کی عبادت کا راستہ چھوڑ دوں گا۔ میں اسے بغیر حلال کی کمائی دینا چاہتا ہوں۔ اگر وہ شادی کرے تو حرام سے، افطار کرے تو حرام سے اور حج کرے تو حرام سے۔

بھائیو! روزی کی طلب میں ہوشیار رہو اور حرام کمائی میں اللہ کا ڈر رکھو۔ آگاہ! مشکوک مال میں سے جو زیادہ حلال ہو اور جس میں خوفِ خدا زیادہ شامل ہو، اُسی کو حاصل کرو.... کم سے کم وہ میل کچیل ضرور ہے..... زیادہ مناسب یہ ہے کہ بچا جائے۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''حلال واضح ہے، حرام واضح ہے، ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے مشکوک ہے۔ بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ یہ حلال ہے یا حرام''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جو مشکوک مال پر جرأت دکھلائے گا، عنقریب وہ حرام میں پڑے گا''۔

بھائیو! روزی کمانے میں ایک حالت کو چھوڑ کر دوسری حالت اختیار کرو۔ ایک پیشہ چھوڑ کر دوسرا پیشہ اختیار کرو جس میں پہلے سے زیادہ سلامتی ہو اور ایک کمائی چھوڑ کر دوسری کمائی اختیار کرو جو پہلے سے زیادہ مناسب ہو، تا کہ تم تقویٰ پر عمل پیرا ہو سکو اور حلال کے طلب گار بن سکو۔

ہر طرح کے سود سے بچنا واجب ہے

اپنی کمائی کو ہر طرح کے سود سے بچاؤ، کیونکہ اس کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں..... خرید و فروخت کے وقت؛ خیانت کرنے، ناپاک سامان دینے، ناپ تول میں کمی کرنے، جھوٹ بولنے، قسم کھانے اور برا بھلا وغیرہ کہنے سے ڈرو.... پرہیز گاری اختیار کرو اور اپنے نفس کے لئے احتیاط برتو، کیونکہ پرہیز سے تقویٰ کی راہ ملتی ہے۔ پرہیز گاری سے متقی حضرات کی شناخت ہوتی ہے۔

ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''نہیں خدا کی قسم'' کی بولی سے میری امت کے تاجر کی تباہی ہو۔ ''آج اور کل'' پر ٹالنے سے میری امت کے کاریگر کی تباہی ہو۔ ان لوگوں کی تباہی ہو جو بھولے سے حرام اور مشکوک کو حلال کر دیتے ہیں۔

بھائیو! اللہ کا ڈر رکھو! کیونکہ بڑی کامیابی کے ساتھ تھوڑے پر راضی ہو جانا، کثرتِ مال سے افضل ہے۔

قناعت اور تواضع

میرے ساتھیو! میں نے ایک بڑا شاندار دروازہ ڈھونڈ نکالا ہے جو دنیا اور اس کی برائیوں پر بند ہوتا ہے اور آخرت اور اس کی برکتوں کی طرف کھلتا ہے..... وہ قناعت اور تواضع کا دروازہ ہے..... یہ دولتمندی اور گھمنڈ کے دشمن ہیں..... وہ اس لئے کہ جب بندہ دنیا میں تواضع کرنے پر راضی ہوگا تو وہ بہت جلد اپنے دل سے گھمنڈ نکال پھینکے گا..... اُسے

بلندی اور بڑائی کا غم نہ ہوگا.....لہٰذا وہ دنیا کے فتنوں اور بھیانک جرائم سے محفوظ رہے گا.....
وہ دنیا میں اپنے تواضع کی وجہ سے قابل رشک ہوگا اور اللہ کے ہاں صاحب عزت... یونہی
جب بندہ گذر اوقات بھر روزی پر قناعت کرے گا تو وہ دولت پر پِل نہیں پڑے گا جیسے کُتّے
مردار کھانے پر چڑھ دوڑتے ہیں......وہ دنیا میں اپنے حال پر خوش.....دین میں کم سے کم
گناہ کرنے والا.....وہ تھوڑی روزی پر راضی اور اللہ اس کے تھوڑے عمل سے راضی.....لہٰذا
قناعت کر کے دنیا کا آرام جلد حاصل کرو اور آخرت میں اللہ کی رحمت پا کر نیک بخت بنو۔

قناعت کا واجب ہونا

اور بے فائدہ چیزوں کو چھوڑنا

ساتھیو! اللہ سے لو لگاؤ بھائی! اتنے پر قناعت کرو جو تسلی بخش اور کافی ہو اور جس کی
تمھیں ضرورت نہیں، اس بے فائدہ چیز کو چھوڑ دو، کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ دنیا کی بے فائدہ
چیزیں اللہ کے نزدیک ناپاک ہیں۔ روز قیامت دنیا کو پیش کر کے کہا جائے گا: اس میں سے
جو اللہ کے لئے ہے، اسے چھانٹ لو اور باقی کو جہنم میں پھینک دو۔ ہمیں معلوم ہوا کہ دنیا اور
دنیا میں جو کچھ ہے، سب ملعون ہے، سوائے ذکر الٰہی اور اس کی طرف کشش پیدا کرنے والی
چیزوں کے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد معلوم ہوا کہ:

”دنیا، دنیا داروں کے لئے ہے۔ جس نے اس میں سے ضرورت سے زیادہ لیا تو
اس نے بے سمجھے بوجھے اپنی موت کو دعوت دی“۔ اور ہمیں ایک صحابی کی یہ بات معلوم ہوئی
کہ سب سے برا آدمی وہ ہے جس نے دنیا سے ضرورت سے زیادہ حاصل کیا۔

قناعت کے واجب ہونے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات:

اے لوگو! جو شخص اپنے گذارے بھر روزی پر قناعت نہیں کرتا، کیا اُسے اطمینان
ہے کہ وہ اس بات (قناعت) کا اہل ہو جائے گا؟ کیونکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ ارشاد معلوم ہوا کہ:

”اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو اُسے تیسری وادی کی طلب

ہوگی۔ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے"

آگاہ! جو گذارے بھر کی روزی پر قناعت نہیں کرتا، وہ کیسے مطمئن ہے کہ اس بات کا اہل ہو جائے گا؟ کیونکہ ہمیں ایک صحابی کی بات معلوم ہے کہ: تباہی ہو ہر اس دولت جمع کرنے والے کی جو اپنا منہ کھولے ہوئے ہے، جیسے وہ کوئی پاگل ہو.....دوسروں کی چیزوں پر نظر گاڑے ہوئے ہے.....اپنا نہیں دیکھتا.....لمبے دن کے عذاب سے اس کی تباہی رکھی ہے.....اگر اس کے بس میں ہوتا تو رات دن ایک کر دیتا۔

آگاہ! جو گذارے بھر کی روزی پر قناعت نہیں کرتا وہ کیسے مطمئن ہے کہ اس بات کا اہل ہو جائے گا؟!! کیونکہ ہمیں معلوم ہوا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھوک کی شکایت لے کر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "انہیں صبر کراؤ اور بشارت دو، کیونکہ معاملہ پورا ہونے کے قریب ہے یا پورا ہو چکا ہے"۔

رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"عنقریب میرے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خوش ذائقہ اور خوش رنگ کھانے کھائیں گے، اچھے رنگ روپ کی عورتوں سے نکاح کریں گے؛ ہلکے اور دیدہ زیب کپڑے پہنیں گے، تیز رفتار اور رنگ برنگ کی سواریوں پر سوار ہوں گے، ان کے پیٹ تھوڑے کھانے سے نہیں بھریں گے، ان کے نفس زیادہ پر بھی قناعت نہیں کریں گے، دنیا کے چکر میں رہیں گے، رات دن اسی کے لئے گذاریں گے، اپنے معبود حقیقی کے سوا دنیا کو معبود بنالیں گے، اپنے رب کو چھوڑ کر اسی کو رب مان لیں گے، اسی کے معاملات تک ان کی پہنچ ہوگی اور وہ اپنی خواہشات کے پیرو ہوں گے"۔

لہذا جو بھی اس زمانے کو پائے؛ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کی ذمہ داری ہوگی کہ ایسے لوگوں کی روش اختیار کرنے اور ان کے پیچھے پیچھے چلنے والوں کو

نہ سلام کرے اور نہ ان کے مریضوں کی تیمارداری کرے نہ ان کے جنازوں میں شرکت کرے اور نہ ان کے بزرگوں کی تعظیم کرے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ اسلام کو ڈھانے میں ہاتھ بٹاتا ہے۔

آگاہ! جو گذارے بھر کی روزی پر قناعت نہیں کرتا وہ کیسے اللہ کے اس ارشاد کی زد میں آنے سے بچے گا:

﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ● حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ● كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ● ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ●﴾ (التکاثر:۱+۴)

(دولت کی فراوانی نے تمھیں غافل بنا دیا ہے یہاں تک کہ تم نے قبروں کو دیکھ لیا۔ ہرگز نہیں! تم عنقریب جان لوگے، پھر ہرگز نہیں! تم عنقریب جان لوگے)

جو شخص قناعت نہیں کرتا وہ کیسے اللہ تعالیٰ کی اس ہلاکت خیز وعید کے وبال سے بچے گا؟ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو شیطان کی محبت سے بچائے اور ہم پر اور آپ پر قناعت و تواضع کا انعام فرمائے۔

اے لوگو! قسم خدا کی، گذارے بھر کی روزی پر خوش رہنے میں بھلائی ہے، زیادہ کی خواہش میں نہیں... قسم خدا کی! آہستہ آہستہ اللہ کا ذکر کرنے میں بھلائی ہے، بلندی اور سرداری میں نہیں...... قسم خدا کی! نفس کی رسوائی میں بھلائی ہے، سرکشی میں نہیں.... اگر تم مانو تو میں نصیحت کر چکا.... اس کے ماننے والے کم ہیں.... اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں اپنی رحمت سے ہر خیر کی توفیق دے!

اقتصاد

(خرچ میں میانہ روی اختیار کرنا)

بھائیو! میں تم سے عہد لیتا ہوں کہ اپنی کمائی کو خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرو، کیونکہ وہ دین کے درست کاموں میں سے ہے....اور دولت آجانے پر فضول خرچی سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز میں فضول خرچی کو ناپسند کرتا ہے.....اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی کرنے والوں کی مذمت کی ہے اوران لوگوں کو سراہا ہے جو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بال بچوں پر خرچ کرنے میں تنگی کرتے ہیں۔

ہمیں معلوم ہوا کہ بعض تابعی نے کہا: فضول خرچی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو جی چاہے، بندہ کھائے اور جو جی چاہے پہنے۔

بعض اہل علم کی یہ بات ہم تک پہنچی کہ قیامت کے دن کچھ ایسے لوگ پیش ہوں گے جو اپنے عمل کا فیصلہ طلب کریں گے تو ان سے کہا جائے گا: تم لوگوں نے اچھی اچھی چیزیں دنیاوی زندگی میں اٹھائیں اوران کے مزے لوٹے۔ آگاہ! اپنے معاملات میں میانہ روی اختیار کرو.....نہ تنگی کرو اور نہ فضول خرچی۔

بخل

اللہ تعالیٰ سے بخل کرنے سے بچو! کیونکہ وہ دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم کر دیتا ہے۔ بخیل جنت میں اللہ کا پڑوسی نہیں ہوگا۔ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ بخیل رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہے۔

افسوس!! کیا تمھیں نہیں پتہ کہ بخل کفر ہے اور کافر جہنم میں ہے۔ افسوس!! کیا تمھیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يُّوقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (حشر:۹)

(جو لوگ اپنے نفس کو بخیلی سے بچاتے ہیں، وہی کامیاب ہیں۔)

آ گاہ! اس آدمی سے بڑا اجرم کس کا جسے اللہ نے خوب نوازا ہو اور جب اس سے تھوڑا اقرض مانگا جائے تو وہ بخل سے کام لے۔ اللہ ہمیں اور تمھیں بخل سے بچائے!

گوشہ نشینی

ساتھیو! لوگوں میں گھس کر رہنے سے میں تمھیں ہوشیار کرتا ہوں..... کیونکہ لوگوں میں گھس کر رہنا اور دن رات ان کے ساتھ گذارنا، سارے ظلم و گناہ کا مجموعہ ہے جس کا تمھیں شعور نہیں..... اسے تو پرہیز گار اور محاسبہ کرنے والے لوگ ہی جانتے ہیں....... ہم ان لوگوں میں سے نہیں جو اپنا دین سلامت رکھتے ہیں..... یہاں تو جن اور انسان کے شیطانوں کا جمگھٹا لگا ہوا ہے اور ہم ان شیطانوں کی طرح ایک دوسرے کے کان میں چکنی چپڑی دھوکے کی باتیں ڈالتے ہیں۔ آ گاہ! دو ہی طرح کے لوگوں کی صحبت اختیار کرو: ایک وہ جو بھلائی اور تقویٰ کے کاموں میں مدد کرے۔ دوسرا وہ جو تمھارے دنیاوی معاملات میں مدد کرے...... اگر اللہ نے کسی آدمی کے اندر دینی اور دنیاوی ہر دو مددوں کی صلاحیت اکٹھا فرمادی ہے تو اس کا دامن مضبوطی سے تھام لو اور دوسرے لوگوں سے الگ رہو، کیونکہ بھلائی کے مددگار کے سوا، سارے لوگ دین کے لئے نقصان دِہ ثابت ہوں گے۔

آ گاہ! لوگوں سے الگ تھلگ رہنے میں ہی سلامتی کا فضل حاصل ہوگا..... اس میں بہت بڑا ثواب ہے..... اور یہ تمھارے ڈر کی چیزوں سے بڑھ کر ہے۔ کچھ ایسا ہی ہمیں معلوم ہوا کہ عبادت کے دس حصے ہیں: ایک حصہ خاموشی میں ہے اور نو حصے لوگوں سے الگ تھلگ رہنے میں۔

اگر تم مانو تو میں نصیحت کر چکا..... اسے ماننے والے کم ہیں.... تنہائی پر صبر کرنا سخت ہے.... یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دے...... اللہ ہمیں اور تمھیں اپنی رحمت سے ہر خیر کی توفیق دے۔ آ گاہ! لوگوں کو دل سے بھلا دو.... سلام کرنے اور مسلمانوں کے واجب حقوق ادا کرنے کے لئے ان سے میل جول رکھو!

گھمنڈ کا علاج

بھائیو! میں تمھیں گھمنڈ سے ڈراتا ہوں......اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ تم اُمت کے کسی آدمی کو حقیر سمجھو یا جب حق پیش کیا جائے تو اس کا انکار کردو.....اللہ تعالیٰ اِس سے ناخوش ہوتا ہے اور گھمنڈیوں کو ذلیل کردیتا ہے۔

اور پھر: کیسے تم کسی مسلمان کو حقیر سمجھتے ہو جب تمھیں اپنے اور اُس کے خاتمے کا علم نہیں اور نہ ہی اس بات کا علم ہے کہ تمھارا ٹھکانہ جنت ہے یا جہنم؟

اگر تم اپنے نفس کا بھلا چاہتے تو خود کو حقیر سمجھنا تمہارے لئے زیادہ اچھا تھا.....جس طرح تم دوسرے کے باطن سے بے خبر ہو، ویسے ہی اپنے نفس کی برائیوں اور باطن کی خباثتوں سے بھی بے خبر ہو۔ کاش تم اپنے باطن سے تو کم از کم باخبر رہتے! یا خود کو حقیر جانتے اور دوسرے کو صاف ستھرا سمجھتے۔ (حالانکہ تم اس کے برعکس سوچتے ہو۔)

اور پھر: خود کو فضیلت دینا اور ڈینگ مارنا تمھارے لئے ممنوع بلکہ حرام ہے.....جلد ہی قیامت میں تم ان لوگوں کے قدموں تلے ہو گے جنھیں دنیا میں تم نے حقیر سمجھ رکھا ہے۔

لہذا تم نے ابھی جو کچھ سنا، اُس پر غور کرلو......اور اپنے دل سے گھمنڈ کو نکال پھینکنے میں اللہ سے مدد چاہو.....اللہ ہمیں اور تمھیں اُس سے بچائے!

نیتوں کی تلاشی

بھائیو! نفس کی نیت اور سینے کے بھید کی تلاشی لو.....اور اسے کینہ، کھوٹ، حسد، دوسرے کی مصیبت پر خوشی، بدگمانی، دشمنی اور بغض سے پاک کرو.... کیونکہ ہمیں معلوم ہوا کہ: کینہ اور حسد نیکیوں کو کھا جاتے ہیں.... ہمیں معلوم ہوا کہ: جو شخص اپنے لئے جو کچھ پسند یا ناپسند کرتا ہے، وہی دوسرے مسلمانوں کے لئے پسند یا ناپسند نہ کرے گا تو وہ ان میں سے نہیں۔

آگاہ! ہر آن نیتوں کی تلاشی لیتے رہو..... ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی گناہ پر اَڑا ہوا ہو اور اُسے پتہ بھی نہ ہو......دھیان سے دیکھ لو کہ کیا تم اپنے دل میں دنیا کی محبت، اس کے ملنے کی خوشی اور اس کی رنگ رلیاں چاہتے ہو؟ کیا کبھی کبھی تعریف اور تعظیم کا مزہ پاتے ہو؟ کیا برائی ہونے سے ناک بھوں سکوڑتے ہو اور غصہ ہوتے ہو؟ کیا خلاف مزاج چیزوں کو ناپسند کرتے ہو اور حسب خواہش چیزوں سے خوش ہوتے ہو؟ کیا تم لوگوں کو بے اعتبار نظروں سے دیکھنے کا شوق رکھتے ہو؟ کیا تم فضول بک بک کا شوق رکھتے ہو؟ کیا تم کبھی قیامت کو سوچ سوچ کر چپ سادھ لیتے ہو؟ کیا تم اپنے کسی ایسے عمل کو جانتے ہو جس سے اللہ راضی ہو؟ کیا تم اپنے اعمال پر ناک بھوں سکوڑتے ہو؟ کیا تم ایسے لباس کو جانتے ہو جس سے اللہ راضی ہو؟ کیا تم اپنے لباس سے ناک بھوں سکوڑتے ہو؟ کیا تم کبھی محتاجی کا ڈر محسوس کرتے ہو؟ کیا تم اس چیز کو ناپسند کرتے ہو جو تمھارے لئے اللہ کا فیصلہ ہے؟ یہ اور اس جیسی تمام چیزوں کا شمار دل کے گناہوں میں ہے.... حالانکہ تم غافل ہو..... تم جیسے عابدوں کو سمجھتا ہوں کہ وہ ان گناہوں پر اَڑے ہوئے ہیں جب کہ تم بے شعور ہو۔

آگاہ! بُرے اخلاق چھوڑنے کے لئے اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرو اور انھیں حقیر، معمولی مت سمجھو، کیونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے: جس نے کسی گناہ کو معمولی سمجھا اس نے اللہ کی وعید کو معمولی سمجھا۔

بھائیو! اس ذات سے ڈرو جو دل کے راز اور چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کسی ناپسندیدہ چیز پر اَڑے رہو، کیونکہ ضد باندھ لینے سے کوئی گناہ صغیرہ نہیں رہ جاتا..... ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایک صحابی کا کہنا ہے: غلطیوں پر اَڑے رہنا کفر اور گناہِ کبیرہ ہے..... جس پر بندہ اَڑا رہے گا، وہ گناہ کبیرہ ہوئے گا۔

اور پھر گناہ کبیرہ کرنے والا اگر توبہ پر آئے تو گناہِ صغیرہ پر اَڑے رہنے والے سے زیادہ اس کی بخشش کی امید ہے۔ ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں گناہ پر اَڑے رہنے والوں کی لغزش کو دنیا و آخرت میں معاف نہیں کرتا۔ گناہ پر اڑے رہنے سے زیادہ بھیانک کوئی چیز میرے نزدیک نہیں۔ ہاں! اُن اَڑیل لوگوں پر تو میرا غضب بہت سخت ہے، کیونکہ وہ اپنے گناہوں کے ڈھیر کی کم پرواہ کرتے ہیں اور خدائے جبار کی ناراضی کو ہلکے پھلکے انداز میں لیتے ہیں.... اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں گناہوں پر اَڑے رہنے سے بچائے، کیونکہ یہ خطرناک معاملہ ہے اور ہمیں اور تمھیں چُنے ہوئے بہتر لوگوں کی راہ پر رکھے!

عقل اور اعضا کے فرائض

بھائیو! علم اور عبادت کی ساری قسمیں اور بارگاہ الٰہی میں تقرب حاصل کرنے کے تمام راستے اچھے ہیں..... مگر میں تمھیں اُن فرائض کی معرفت حاصل کرنے کی وصیت کرتا ہوں جو دل اور اعضا پر عائد ہیں... روزگار اور ظاہری و باطنی احوال میں معرفت پیدا کرنے کی اور نیک نیتی سے عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں...... اس میں سے کسی کام میں کوتاہی مت کرو..... کیونکہ ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''کوئی بندہ مجھ سے رہائی نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اپنے فرائض کو ادا نہ کرے''۔

آ گاہ! ان فرائض کی ادائیگی میں سرگرم رہو جنہیں ضائع کرنے سے اللہ ناراض ہوگا اور ادا کر کے بندے کامیاب ہوں گے''۔

اعضا اور دل کی حفاظت

ساتھیو! میں تمھیں ایک خصلت کا ذمہ دار بناتا ہوں جس میں ساری بھلائیاں اکٹھا ہیں..... میں تمھیں ہر حالت میں اعضا اور دل کی حفاظت کرنے اور اُنھیں سینے سے لگائے رکھنے کی وصیت کرتا ہوں..... فضیلت والی بات یا کسی عام بات کو پیش کرنے میں پہل مت کرو جب تک کہ اس میں سوچ بچار نہ کرلو...... اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھی بات ہو تو اسے فوراً کر ڈالو اور اگر بری ہو تو اس سے الگ رہو...... جس چیز کی معرفت تم سے پوشیدہ رہ گئی ہے، اُسے اُس کے عالم (اللہ) کے سپرد کردو اور چپ رہو.... یہاں تک کہ اللہ اس کے علم و بیان سے تمھیں باخبر کردے..... کیونکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد معلوم ہے:

''اللہ تعالیٰ کو روئے زمین کا وہ آدمی سب سے زیادہ محبوب ہے جو سوچ بچار کر لینے کے بعد ہی کسی کام یا کسی بات میں پہل کرتا ہے اور ہاتھ پاؤں مارتا ہے... لیتا دیتا ہے اور نیت کرتا ہے..... اگر اُس میں اللہ کی رضا ہوتی ہے تو وہ اُسے کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں ہوتا

تو باز رہتا ہے۔

آ گاہ! اربابِ عقل و دانش اور پرہیز گار اور متقی حضرات کا بھیس بناؤ اوران کے آداب و اخلاق کو اپناؤ...تا کہ تم اُس کے ذریعے حساب و کتاب (قیامت) کے دن صبر و ضبط برقرار رکھ سکو۔

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے

کہا گیا ہے کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔انسان کے لئے وہی ہے جواس نے نیت کی۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ﴾ (بنی اسرائیل:۸۴)

(کہہ دو ہر آدمی اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔)

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''بے شک فرشتے اللہ کے بندے کا عمل لے کر آسمان پر جارہے ہوتے ہیں تو وہ اسے کمتر اور حقیر خیال کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اللہ کی مشیت کے مطابق آخری منزل پر پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں وحی فرماتا ہے: بے شک تم لوگ میرے بندے کے ظاہری عمل کے محافظ ہو۔ میں تو اس کے دل کی باتوں کا نگراں ہوں۔لہذا اس کے عمل کو کئی گنا بڑھا دو اور اس کا مقام علیّین میں مقرر کرو''۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک اہل علم نے کہا:

''بے شک اللہ بندے کو اس کی نیت کے بدلے وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو اس کے عمل پر عطا نہیں فرماتا۔ بے شک نیت میں ریا نہیں ہوتی ،لیکن عمل میں ریا داخل ہو جاتی ہے''۔

علمِ نافع کی نیت

جب لوگ قسم قسم کے علم سے دلچسپی لے رہے ہوں تو تم پہلی دلچسپی اس علم سے لو جو بندوں پر فرض ہے، کیونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''علم طلب کرنا ہر مومن پر فرض ہے''۔

حلال وحرام اور فرائض کے علم کی تلاش

اے لوگو! سب سے پہلے فرض احکام سیکھنے، حلال وحرام، پرہیز گاری اور عمل میں اخلاص وللّٰہیت کو پہچاننے کی نیت کرو۔ اپنی کوشش بھر اس علم کو حاصل کرو، کیونکہ دین کے احکام کو نہ جاننے والا سیدھے راستے سے اندھا ہے، غلط راہ پر نکل پڑا ہے اور طرح طرح کے فساد میں رنگا ہوا۔ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اگر جاہل، عبادت میں محنت کرنے والوں سے آگے بڑھ جائے تو وہ اصلاح سے زیادہ فساد پیدا کرے گا''۔

ورنہ جب تم دین کے احکام سے جاہل رہو گے تو گھاٹا اٹھاؤ گے اور جب فرائض سیکھ کر عمل کرو گے تو نیک بخت بنو گے۔ دو آدمیوں کے درمیان یہی تو فضیلت کا معیار ہے کہ ایک آدمی طرح طرح کا علم سیکھے جس کی اسے کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی قیامت میں اس کے نہ سیکھنے پر مواخذہ ہو، البتہ اس سے اس علم کے بارے میں اور طلب کی کوششوں کے بارے میں پوچھ ہوگی کہ اسے سیکھ کر کیا ارادہ تھا؟ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کا ارادہ تھا یا دنیا کی مراد اور خواہش پانے کا؟ دوسرا آدمی فرض احکام کا علم حاصل کرے جس کو ضائع کرنے سے اللہ ناراض ہو جائے۔

اور پھر: جب تم فرض علم کو ٹھوس کر لو تو دوسرے تیسرے علم کو حاصل کرو جو فرض علم کے موافق ہو اور وہ بھی اللہ کی محبت میں اور اس سے دین کا بڑے سے بڑا فائدہ ہو۔ اللہ ہمیں اور تمھیں اپنی رحمت سے ہر خیر کی توفیق بخشے!

شَرفِ عقل

بھائیو! اگر لوگ طرح طرح کی نیکیاں کمار ہے ہوں تو تم ان لوگوں سے زیادہ قیمتی نیکی حاصل کرو۔ یعنی عقل کمانے میں بڑی دلچسپی دکھلاؤ، کیونکہ اولیاء اللہ سوچ بچار کرتے ہیں، دماغ لگاتے ہیں، نظر سے کام لیتے ہیں اور عبرت پکڑتے ہیں۔

طاعت الٰہی کے ذریعے عقل کمانا

عقل ہی کے ذریعے دلچسپی دکھلاؤ، ڈر رکھو، زاہد بنو، سیدھے راستے پر نکل پڑو اور درجات میں بلندی حاصل کرو، ہمیں معلوم ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اے علی! اگر لوگ طرح طرح کی نیکیاں اس لئے کمارے ہوں کہ تقرب الٰہی حاصل ہو جائے تو تم طرح طرح کی عقل حاصل کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و منزلت، قربت اور دنیا و آخرت کے درجات کے سبب لوگوں سے آگے بڑھ جاؤ۔

اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی معلوم ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی بندے کی نہ نماز قبول فرماتا ہے نہ روزہ، نہ حج نہ عمرہ، نہ صدقہ نہ جہاد اور نہ طرح طرح کی نیکیوں میں سے کچھ بھی جب کہ اُسے عقل نہ ہو''۔

ہمیں معلوم ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اسے کہا: بیٹھ جا! وہ بیٹھ گئی۔ پھر کہا: کھڑی ہو جا! وہ کھڑی ہو گئی۔ پھر کہا: پیچھے ہٹ، وہ ہٹ گئی۔ پھر کہا: آگے آ! وہ آ گئی۔ پھر کہا: نظر دوڑا! اس نے نظر دوڑائی۔ پھر کہا: سن! وہ سننے لگی۔ پھر کہا: سمجھ! وہ سمجھ گئی۔ پھر کہا: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلالت کی، عظمت واقتدار اور قدرت کی! میں نے تجھ سے زیادہ عزت دار، محبوب اور افضل کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا! کیونکہ تجھی سے میری پہچان ہوگی، تجھی سے میری عبادت ہوگی، تجھی سے میری حمد ہوگی، تیرے ہی واسطے سے میں لین دین کروں گا، تیری ہی بنیاد پر سزائیں دوں گا اور تیرے ہی لئے ثواب ہوگا۔ لہٰذا اللہ نے عقل کو عزت دے کر خاص کر لیا ہے، بڑی شان وادا سے اس کی حفاظت کی ہے اور عقلمندوں

کو دنیا و آخرت میں بلند اور عمدہ درجہ دیا ہے۔ ہمیں ایک صحابی کی یہ بات معلوم ہوئی کہ: ''ہر دن ایک ذرہ برابر بھی میری عقل بڑھتی رہے تو یہ مجھے خدا کی راہ میں تلوار چلانے سے، اپنے جان و مال سے اور خیرات و صدقات کے تمام کاموں میں دل کھول کر دولت لٹانے سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

آگاہ! جو کوئی عقل میں دلچسپی لے گا اور اس کی راہ طلب میں چلنا چاہے گا تو اسے ضرور عقل سے حصہ ملے گا، کیونکہ عقل سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ تم فرائض کو ادا کر کے اللہ کی اطاعت کرو گے اور حرام سے بچ جاؤ گے۔ اسی لئے روایتوں میں آتا ہے:

''بے شک عقلمند وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرے اور نافرمان کے پاس ذرا بھی عقل نہیں''۔

عقل کی ترقی کے راستے

اگر تم عقل کے درجوں میں ترقی چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے مزید فائدہ اٹھانے سے دلچسپی رکھتے ہو تو عوام کی روش کے خلاف چلو...... کیونکہ عوام تو اللہ کی نعمتوں میں پڑ کر اسے چھوڑ چکے ہیں: اللہ نے تندرستی عطا کی، برابر روزی دی، اس کے علاوہ اور بھی بہت سی نظر آنے والی نعمتیں ہیں..... مگر ان لوگوں نے انہی نعمتوں کو اللہ کی نافرنیوں میں جھونک دیا۔

میرے بھائی! اللہ کی نعمتیں پا کر اس کی نافرمانی کرنے سے شرم کرو..... بخشش اور شکر کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ اور اس کی نعمتوں کو اپنے اوپر استعمال کرو.... مخلوق کے رب کی قسم! اگر تم اس پر سیدھی طرح قائم رہے اور اللہ کی نعمتوں کو اس کی خوشنودی حاصل کرنے میں لگا دیئے تو ضرور عقل کے درجوں میں ترقی کر کے کھرے ایمان، خالص دین، اور سچے یقین تک پہنچ جاؤ گے..... تم ضرور اللہ کی عظمت وجلالت، اس کی کبریائی اور اللہ پاک کی عظیم قدرتوں کی صحیح معرفت تک ترقی کر جاؤ گے۔

تم ضرور اللہ تعالیٰ سے سچی حیا کرنے، شدید ہیبت رکھنے اور اس کی رضا چاہنے

کے مقام تک ترقی کر جاؤ گے۔

تم ضرور اللہ کی آزمائشوں پر صبر و تسلیم بجالانے، شدید ہیبت رکھنے اور اس کی رضا چاہنے کے مقام تک ترقی کر جاؤ گے۔

تم ضرور اللہ کی آزمائشوں پر صبر کرنے، اس کے حکم کو تسلیم کرنے، اس کی قضا پر راضی رہنے اور اس کے نظر و اختیار سے خوش ہونے کے مقام تک ترقی کر جاؤ گے۔ تم ضرور اللہ کی صحیح تعظیم و تکریم کرنے، اس پر بھروسہ رکھنے، اس سے آرام پانے، اس پر اعتماد کرنے، اس سے انسیت پانے، اس کی محبت رکھنے اور اس کا شوق ہونے کے مقام تک ترقی کر جاؤ گے، جس حساب سے کہ تمھاری عقل نے اس کی عظمت اور عظیم قدرت کو سمجھا ہے۔ خدا کی قسم! یہی تمام درجوں میں بلند درجہ ہے اور محنت کی عبادت کرنے والوں سے زیادہ بھاری بھر کم عمل ہے۔

لہٰذا دو آدمیوں کے درمیان فضیلت کا یہی معیار ہے: ایک بھلائی کے کام کرتا ہے، اسے عقل کے فائدوں کا تھوڑا علم ہے اور دوسرا اپنی عقل سے اللہ کی خوشنودی تلاش کرتا ہے، پسند نا پسند سب میں اللہ کے ساتھ رہنے کا اپنے ضمیر کے اندر اعتقاد جماتا ہے۔ اس طرح وہ درجوں ترقی پاتا ہے، کامل درجوں تک۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو نفع بخش علم اور غالب آنے والی عقل عنایت فرمائے!

جسم کے ساتھ دل کا خشوع

بھائیو! جب لوگ نماز میں اپنے بدنوں کے ساتھ حاضر ہوں گے تو وہ اعضاء کے ذریعے تو خشوع کریں گے، مگران کے دل اپنے رب کے خشوع سے غافل ہوں گے۔

تو ایسے میں تم اللہ سے ڈرو.... بدن کے ساتھ دل بھی حاضر رکھو اور اللہ کے لئے اس طرح کھڑے رہو جیسے غلام اپنے آقاؤں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں: خشوع، ہیبت، عاجزی اور تعظیم کے ساتھ....تم ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہو اور تعظیم وحیا، امید یا ڈر کے مارے غلام کی طرح عاجزی سے بات چیت کرتے ہو۔

اللہ تعظیم کا زیادہ حقدار ہے

اے لوگو! کیا اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار نہیں کہ اس کی تعظیم کی جائے اور اس سے شرم رکھی جائے؟ وہ پاک اور بلند ہے۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے بندوں پر جو فضل فرمایا ہے کیا تم اس سے انجان ہو، تو پھر کیوں نہیں خدائے جبار کی تعظیم مخلوق کی تعظیم سے زیادہ کرتے ہو؟ کلام الٰہی کے لئے ہمہ تن گوش جاؤ، اس میں کمی نہ کرو جیسا کہ تم بندے کے لئے ہمہ تن گوش رہتے ہوتا کہ تمھارے لئے اللہ تعالیٰ بندے سے زیادہ معمولی ہو کر نہ رہ جائے۔ اللہ اُس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

آگاہ! اللہ سے ڈرو دوستو! جس کے لئے تم نے نماز میں قیام کیا ہے اس کی قدر پہچانو، اس کی تعظیم کرو اور اس کی ہیبت رکھو۔ ایک عالم نے آیت کریمہ: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ﴾ کی تفسیر میں کہا کہ: قنوت نام ہے رکوع وسجود میں خشوع کرنے کا اور اللہ کی ہیبت سے نگاہ نیچی رکھنے اور ہاتھ پاؤں سمیٹ لینے کا۔

نماز میں علماء کے احوال

ایک عالم جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا تو وہ ادھر ادھر دیکھنے یا کسی چیز سے کھیلنے یا اپنے من میں دنیا کی کوئی بات لانے سے ڈرتا ہے، کبھی ایسا ہوتا بھی تو بھولے سے۔ ایک

عالم کے اس قول کے بارے میں ہمیں معلوم ہوا کہ: ''اللہ سے برابر لو لگا کر دو ہلکی رکعتیں پڑھنا رات بھر کے اس قیام سے بہتر ہے جس میں دل غافل ہو''۔

ایک عالم کا یہ قول بھی ہمیں معلوم ہوا کہ: ''بے شک چند لوگ ایک ہی نماز میں ہوتے ہیں، مگر ان کے درمیان وہی فرق ہوتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ ایک نمازی خشوع کرتا ہے اور اللہ سے لو لگائے ہوتا ہے اور دوسرا غافل ہوتا ہے۔

نماز میں شیطان کا داؤ پیچ

ہمیں معلوم ہے کہ ایک آدمی جب ''اللہ اکبر'' کہہ کر نماز شروع کرتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر کہتا ہے: یہ یاد کر، وہ یاد کر! وہ اس کی ضرورتوں اور فتنے کی باتوں کو دماغ میں ڈالتا ہے اور اسے اس کا کام کاج یاد دلاتا ہے۔ فرشتہ اسے کہتا ہے: اپنی نماز میں دھیان لگا! فرشتہ اس کے داہنے کان میں بات ڈالتا ہے اور شیطان بائیں کان میں۔ اس کا دل دونوں کے بیچ ٹکا رہتا ہے۔ اگر وہ فرشتے کی بات مان لیتا ہے تو فرشتہ اپنے پر سے شیطان کو مار مار کر دھتکار دیتا ہے اور اگر وہ شیطان کا کہا مانتا ہے تو فرشتہ اسے کہتا ہے: تو اللہ کی رحمت سے دور! تو اللہ کی رحمت سے دور! اگر تو میری بات مان لیتا تو اپنی نماز سے فارغ بھی نہ ہوتا؛ اللہ تیرے سارے گناہ بخش دیتا۔

نماز میں بدن کے ساتھ دل کا حاضر رکھنا واجب ہے

ہمیں معلوم ہوا کہ بندے کو اس کی نماز سے اتنا ہی حصہ ملے گا جتنا اس نے سمجھا ہے۔ ایک رہنما امام کی یہ بات ہم تک پہنچی کہ: ''جب کوئی نماز میں رہے تو اسے نماز کو اپنا ضروری کام بنا لینا چاہیئے اور اس پر پورا دھیان لگا دینا چاہیئے۔ اس گھوڑے کی طرح مت بنو جس کے سر پر خالی توبرا رکھا ہو جسے وہ اٹھاتا اور گراتا ہے حالانکہ اس میں کچھ نہیں ہوتا''۔

آگاہ! اللہ کے کام کو معمولی سمجھنے سے ڈرو تاکہ تم نماز سے محروم نہ لوٹو۔ اللہ ہمیں اور تمہیں اس سے بچائے!

یہی دو آدمیوں کے درمیان فرق ہے: ایک نماز میں ہوتا ہے اور اس کا دل اللہ

تعالیٰ سے ہٹا ہوتا ہے اور دوسرے کا دل بدن کے ساتھ حاضر رہتا ہے، کھڑے کھڑے اس پر اللہ تعالیٰ کی ہیبت سوار رہتی ہے۔

آ گاہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو بھائیو! نماز میں دل کو حاضر رکھنے پر اپنے نفس سے لڑو....شیطان کے دوست یار تمھیں ہرگز دھوکے میں نہ ڈالیں.......کیونکہ وہ سب نماز میں لوگوں کے پاس آتے ہیں اور ان کے دلوں کو دنیا کی بے کار باتوں اور چاہتوں میں ڈال دیتے ہیں.....تب لوگ اپنے لئے عذر تلاش کرلاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اچھے اچھے صحابہ بھی تو نماز میں بھول چکے ہیں.....چاہتے ہیں کہ اس طرح وہ صحابہ کی غیبت کر کے اللہ تعالیٰ سے غفلت برتنے میں اپنے آپ کو معذور رکھیں....ایک تو صحابہ کی بھول چوک کا ذکر غیبت میں داخل ہے۔ اس پر سے وہ اللہ تعالیٰ سے غفلت برتنے پر بہت دور ہو چکے ہیں ۔لہذا ان اچھے صحابہ کی غیبت کرنے سے بچو۔

اے لوگو! صحابہ جب سہو میں پڑ جاتے تو اسے بہت بڑی بات سمجھتے اور ڈرتے رہتے اور اس پر اپنے نفس سے راضی نہ ہوتے۔

فرائض کی کمی کو پورا کرنے کی نیت سے نوافل ضروری ہیں

بھائیو! جب لوگ ثواب حاصل کرنے کے لئے نفل نماز روزہ ادا کریں تو تم اس نیت سے زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھو کہ اس سے فرض نماز کی کمی پوری ہو جائے۔ کیونکہ نماز میں بہت زیادہ خلل بھی واقع ہوتا ہے (مثلاً: اللہ کی طرف سے دھیان ہٹ جانا، قرأت کا نہ سمجھنا یا نماز کی اہم معلومات میں لگ جانا وغیرہ) اس لئے تمام اعمال خیر اور نوافل میں ایک عقلمند کی نیتوں کے ذریعے اس کے فرائض کو مکمل کر دیا جاتا ہے۔

کیونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جہنم کے پل سے گزرتے وقت پہلے مرحلے میں بندے سے ایمان کے بارے میں سوال ہوگا۔ اگر اس کا ایمان؛ نفاق، ریا، شک اور خود پسندی سے پاک ہوگا تو وہ نجات پائے گا۔ دوسرے مرحلے میں وضو، غسل جنابت اور نماز روزے

کے بارے میں سوال ہوگا۔ اگر وہ پورے طور پر ادا ہوئے ہوں گے تو ٹھیک، ورنہ وہ جہنم میں گر پڑے گا۔ تیسرے مرحلے میں زکوٰۃ، حج اور عمرہ کے بارے میں سوال ہوگا۔ اگر وہ پورے طور پر ادا ہوئے ہوں گے تو خیر، ورنہ وہ جہنم میں گر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں جہنم سے بچائے۔

ہمیں معلوم ہوا کہ ایک صحابی نے کہا: قیامت کے دن بندے کی فرض نماز کا حساب ہوگا۔ اگر اس نے ڈھنگ سے پورا کیا ہوگا تو ٹھیک، ورنہ فرشتوں سے کہا جائے گا: دیکھو! اس کی کوئی نفل نماز بھی ہے؟ اگر اس کی نفل نماز ہوئی تو فرائض کی کمی کو نفل سے پورا کر دیا جائے گا، لیکن اگر اس نے فرض کو ڈھنگ سے ادا نہیں کیا اور اس کی کوئی نفل نماز بھی نہیں تو اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اٹھایا جائے گا اور جہنم میں اچھال دیا جائے گا۔

ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''فرائض کی ادائیگی کر کے ہی کوئی بندہ میرے غصے کو ٹھنڈا کر سکے گا''۔

بھائیو! مجھے یقین ہے کہ میں ادھورے فرائض کے ساتھ حاضر ہوا ہوں.... مجھے پتہ ہے کہ فرائض کی کمی سے کئی گنا زیادہ کمی نفل میں ہے.... اب تو میں نے اپنا ہاتھ کٹا لیا ہے...... مجھے ڈر ہے کہ کسی فرض کو ایسے نوافل کے ذریعے پورا نہیں کیا جائے گا جو فرض سے کہیں زیادہ بے کار ہیں.... پھٹے پرانے کپڑے کو پرانے کمزور پیوند سے کیسے درست کیا جائے گا۔

میں نے اپنے عمل سے یقین کر لیا کہ فرض کی کمی کو پورا نہیں کیا جا سکتا..... میں ڈر گیا کہ جہنم میں پھینکے جانے والوں کے ساتھ مجھے بھی پھینک دیا جائے گا..... تب میں فرائض کو ڈھنگ سے ادا کرنے کے لئے بے چین ہوا اٹھا..... نفل کا بھکاری ہو گیا..... تا کہ فرض کی کمی کو پورا کیا جا سکے.... بھلائی کمانے کا میں سخت ضرورتمند بن گیا تا کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے.... میں تو نوافل کی ادائیگی سے غافل ہوں، جب کہ بہت سارے فرائض کو بھی ضائع کر چکا ہوں۔

لہذا اپنے معاملے کو اچھی طرح سمجھ لو..... کیونکہ جو کوتاہی مجھ سے ہوئی ہے، وہ تم سے بھی کچھ ہوئی ہوگی..... لہذا خوب نوافل پڑھو تاکہ فرائض پورے ہو جائیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نفل کو قبول نہیں فرماتا جب تک کہ فرض نہ ادا کیا جائے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ فرائض کی کمی کل قیامت میں نوافل کے ذریعے پوری کی جائے گی اگر فرائض پورے ہوں گے تو..... یونہی زکوٰۃ کی کمی صدقات کے ذریعے پوری کی جائے، اگر صدقات پورے ہوں گے تو..... یہی معاملہ سارے اعمال کے ساتھ ہوگا۔

ہمیں معلوم ہے کہ جب اللہ کے احکام و فرائض میں کچھ کمی ہوگی تو اسے نوافل کے ذریعے پورا کر دیا جائے گا تو احکام الٰہی کی تعظیم کرنے والے عقلمند کو اگر نوافل سے گہری دلچسپی ہوگی تو اس کے دل و دماغ میں یہ بات بیٹھ چکی ہوگی کہ پہلے فرائض پورے طور پر ادا کئے جائیں، زیادہ سے زیادہ بھلائی کے کام کئے جائیں تاکہ ان میں جو کمی ہو وہ دور ہو جائے.........وہ محض تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے ان کاموں کو انجام نہیں دے گا..... اس کی خواہش اور نیت یہ ہوگی کہ وہ اللہ کے حقوق کو پورے طور پر ادا کرے اور ان میں کمی کرنے سے ڈرے....... یہی سب سے بہتر عقل ہے، سب سے اچھی نیت ہے اور سب سے قیمتی اور بھاری عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں کی خوبی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

''آگاہ! بے شک باعمل وہ ہیں جو اللہ کو جاننے اور سمجھنے والے ہیں جنہوں نے اللہ سے سیکھا۔ جو کچھ اللہ کا ان کے پاس پہلے سے تھا سب اس کے حوالے کر دیا اور ان کا جو کچھ اللہ کے پاس تھا اس کے پیچھے نہیں پڑے۔ ساری مخلوق میں وہی لوگ اللہ کے چنے ہوئے ہیں''۔

دو آدمیوں کے درمیان یہی تو فرق ہے: ایک کی توجہ اور آرزو یہ ہوتی ہے کہ وہ عمل کو پورا کرے، چاہے مولیٰ اس کا ثواب اسے دے یا نہ دے۔ دوسرا برے نوکر کی طرح ہے جو اجرت مانگتا ہے۔ اس نے اپنے مالک کا کام خراب کر دیا ہے۔ اسے سزا ملے تو زیادہ

اچھا ہے۔ وہ ایسے کام کی ہمیشہ اجرت مانگتا ہے جس کی سزا ضروری تھی۔

ہمیں معلوم ہوا کہ ایک عالم نے کہا ہے: کچھ لوگوں نے نیک کام کیے۔ جب وہ اللہ کے پاس پہنچے تو اپنی نیکیوں کا ثواب چاہا تو انہوں نے پایا کہ اللہ نے چیونٹی برابر عمل کو بھی محفوظ کر رکھا ہے۔ انہیں اللہ کی جانب سے وہ کچھ ملا جو سوچا بھی نہ تھا۔

بھائیو! فرائض کی کمی کو پورا کرنے کے ارادے سے زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنی چاہیے.... یہی سب سے عمدہ نیت ہے.... یہی سب سے اچھا ارادہ ہے اور یہی محبت الٰہی کے زیادہ موافق ہے.... اسی بنیاد پر لوگ ایک دوسرے پر فوقیت لے گئے اور درجے میں آگے بڑھ گئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں اپنی رحمت سے ہر خیر کی توفیق بخشے! آمین یارب العٰلمین!

روزے کی درستگی

میرے بھائیو! جب لوگ کھانے پینے کا روزہ رکھیں تو خبردار! تم اپنے روزے کو حرام افطار سے بچانا اور ان گناہوں سے بچنا جو روزے کے لئے نقصان دہ ہیں، کیونکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد معلوم ہے:

''روزہ دار؛ غلط بات، جھوٹ، غیبت، چغلی، نادانی اور فحش کلامی چھوڑ دیتا ہے۔ بچتا بچاتا ہے اور نگاہیں نیچی رکھتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اسے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں''۔

دو آدمیوں کے درمیان یہی تو فرق ہے: ایک اپنے روزے میں اپنے پورے بدن کی حفاظت کرتا ہے، مناسب افطاری پر توجہ دیتا ہے اور اپنے تمام گمشدہ احوال کی تلاش کرتا ہے۔ اس کا عمل اس روزے دار سے وزنی ہوتا ہے جو روزے میں کھانا تو چھوڑ دیتا ہے، مگر گناہوں سے نہیں بچتا اور رنگ برنگ چٹخارے دار کھانوں سے افطار کرنے لگتا ہے جن میں حرام اور ڈنڈ بھرنے والی کمائی ملی ہوتی ہے۔ اللہ اس کے اور اس کے روزے کا حال بہتر جانتا ہے۔

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد معلوم ہے:

''اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح ہو جاؤ اور روزہ رکھتے رکھتے کمان کی تانت کی طرح ہو جاؤ، پھر بھی تمھاری وہی عبادت مقبول ہوگی جو سچی پرہیزگاری کے ساتھ ہو''۔

آگاہ! اللہ سے ڈرو اور سچی پرہیزگاری کے ساتھ دین کے احکام کی پابندی کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں اپنی رحمت سے ہر خیر کی توفیق بخشے!

گناہوں کو مٹانے والے عمل کی نیت ضروری ہے

بھائیو! جب لوگ بلندی درجات کے لئے عمل کریں تو تم اپنے معاملے میں نادان مت بنو..... گناہوں کو مٹانے کی نیت سے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرو.... گناہوں کے برے انجام سے ڈرتے بھی رہو، کیونکہ ہمیں معلوم ہوا کہ ایک عالم نے کہا: ''سب سے عقلمند آدمی وہ ہے جو اپنے گناہوں سے ڈرے اگر چہ وہ کم ہوں''۔ ایک صحابی نے کہا: ''مجھے پسند ہے کہ میری دونوں آنکھیں نکل پڑیں اور اللہ میرا ایک گناہ معاف کردے''۔ ہمیں معلوم ہوا کہ ایک عالم نے کہا: ''تم لوگ جنت کے بارے میں پوچھتے ہو۔ تباہی ہو! جہنم کی بات کرو جنت کی نہیں''۔ ایسا انہوں نے گناہوں کی سزا کے ڈر سے کہا تھا۔

دو آدمیوں کے درمیان یہی تو فرق ہے: ایک ڈرتا ہوا اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس کی توجہ نجات پر ہوتی ہے۔ دوسرا درجات کی آرزو رکھتا ہے، حالانکہ وہ واجبات کو ضائع کر چکا اور سزاؤں کا مستحق ہو چکا ہے۔

آگاہ! گناہوں کو مٹانے کے لئے نیکی کرنے کی نیت رکھنی چاہیئے۔ یہی عمدہ اور اونچی بات ہے۔ اللہ مجھے اور تمہیں عمل نافع عطا فرمائے!

گناہوں سے باز آنا ضروری ہے

بھائیو! جب لوگ نیکی کریں اور گناہوں میں لت پت بھی ہوں، نیکی کے ساتھ ساتھ برائیاں بھی کرتے جائیں اور گناہوں کے مٹنے کی امید بھی رکھیں۔

ایسے میں خبردار اللہ سے ڈرو بھائیو! گناہوں سے باز آ کر اور انہیں برا جان کر صاف ستھرے ہو جاؤ...... کیونکہ باز آنے سے اللہ کی رضا تک جلد رسائی ہوتی ہے.... اس میں تمھارے لئے زیادہ پاکی ہے..... گناہوں میں شرابور ہو کر نیکیاں کرنے سے کہیں زیادہ، باز آنے سے گناہ مٹتے ہیں۔

کیونکہ ہمیں معلوم ہوا کہ ایک عالم نے کہا: ''افضل عبادت: فرائض کو ادا کرنا اور

حرام سے بچنا ہے''۔ ہمیں معلوم ہوا کہ ایک عالم نے کہا: ''مجھے خبر ملی کہ دو آدمی آپس میں ملتے ہیں، ان میں کا ایک زیادہ نماز روزے کرتا ہے، سیدھا، اللہ سے لولگائے ہوئے، ڈرنے والا ہوتا ہے تو وہ اللہ کو زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ ایسا کیسے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے زیادہ پرہیز کرنے والا ہوتا ہے''۔

دو آدمیوں کے درمیان یہی تو فرق ہے۔ ایک عالم نے کہا: جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ وہ لگاتار عبادت میں محنت کرنے والے سے آگے بڑھ جائے تو اسے گناہ کے کام سے رُک جانا چاہیئے۔

اے لوگو! تقویٰ سے اور گناہوں سے بچ کر اللہ کا تقرب حاصل کرو.... کیونکہ حرام سے بچنے والے کے لئے اللہ کے پاس بڑا مرتبہ ہے اور ان عبادت گذاروں سے اونچا درجہ ہے جو گناہ بھی کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ نیک عمل کرتے ہیں پھر بھی ان کا درجہ مراقبہ کرنے والوں سے کم ہوگا۔ (کیونکہ مراقبہ کرنے والے کا دھیان ہمیشہ اللہ کی طرف ہوتا ہے۔ اس کا دھیان ہر عمل میں اللہ کی طرف ہوگا جبکہ نیک عمل کرنے والے عام لوگ ایسے نہیں ہوتے تو ان کا درجہ بھی ویسا نہیں ہوگا۔) لہذا اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنے اور اس کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں زیادہ دلچسپی لو.... کیونکہ اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ تقویٰ والا ہے...... اللہ متقی لوگوں کا عمل ضرور قبول فرماتا ہے۔

اللہ ہمیں اور تمھیں ایسا ہی بنائے!

چپکے چپکے دعا کرنا ضروری ہے

بھائیو! جب لوگ کھُلّم کھُلاّ دعا کررہے ہوں تو تم اپنی دعا کو اپنے اور اللہ کے درمیان چھپالو.... کیونکہ اس دعا کو زیادہ رسائی حاصل ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے زیادہ موافق ہے اوراس میں زیادہ ثواب ہے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ چپکے چپکے دعا کرنا کھُلّم کھُلاّ دعا سے ستر گنا بڑھ کر ہے۔ایک عالم نے کہا:

''اگلے مسلمان جم کر دعا مانگتے تھے،لیکن ان کی آواز نہیں سنی جاتی تھی۔بس ایک دھیمی دھیمی آواز جوان کے اور رب کے درمیان ہوتی''۔

اسی پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نیک بندے کا ذکر کرتے ہوئے اوراس کی بات سے خوش ہوتے ہوئے ارشادفرمایا:

﴿وَزَكَرِيَّا اِذْنَادٰى رَبَّهٗ نِدَاءً خَفِيًا﴾ (مریم:۳)

(اوروہ زکریا جب اس نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا)

دوآدمیوں کے درمیان یہی تو فضیلت کی بات ہے: ایک وہ جو چیخ چیخ کر دعا کرتا ہے۔اگر وہ مجمع میں ہوگا تو فتنہ مول لے گا اورتھوڑے ثواب سے خوش ہوجائے گا اور دوسرا گڑگڑا گڑگڑا کر چپکے چپکے دعا کرتا ہے۔خدا کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والوں کی دعا چپکے چپکے اور گڑگڑا کر ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں ایسا ہی کردے!

دل اور زبان سے دعا ضروری ہے

بھائیو! جب لوگ خدا کے آگے ہاتھ پھیلا کر زبان سے دعا کررہے ہوں اور دل ادھرادھر ہوتو خبردار! ایسے میں تم زبان کے ساتھ دل کو بھی حاضر رکھو، کیونکہ ایسے خدا تک رسائی جلد ہوگی۔ہمیں معلوم ہوا کہ ایک صحابی نے کہا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل دل سے نکلی ہو''۔ایک دوسرے نے کہا: ''اللہ اس بندے کی دعا نہیں

سنتا جو منہ سے دعا کرتا ہے اور اس کا دل غافل ہوتا ہے‘‘۔

اے لوگو! اللہ سے ڈرو، غم نہ کھاؤ اور اللہ سے غافل ہو کر دعا کی مقبولیت کو اپنے اوپر حرام مت کرلو۔ بے چین دل سے نکلی ہوئی دعا مقبول ہے۔

دو آدمیوں کے درمیان یہی تو فضیلت کی بات ہے: ایک زبان سے دعا کرتا ہے اور اس کا دل اللہ سے غافل ہوتا ہے۔ دوسرا ڈرا ہوا، گڑگڑا گڑگڑا کر دل اور زبان سے دعا مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں ڈرنے والوں میں سے بنا دے! آمین!

قرآن کو سوچ سمجھ کر پڑھنا

بھائیو! جب لوگ ثواب پانے کے لئے قرآن کی تلاوت کریں تو خبردار! تم قرآن کی کہاوتوں، تعجب خیز باتوں، وعدووعید، امرونہی اور حلال وحرام میں سوچ بچار کرنے‘ اس سے عبرت پکڑنے اور قرآن کے احکام وفرائض پر عمل کرنے کے لئے تلاوت کا ارادہ باندھو۔ آیت کریمہ:

﴿اَلَّذِیۡنَ آتَیۡنَا ھُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُوۡلٰئِکَ یُوۡمِنُوۡنَ بِهٖ﴾ (البقرہ:۱۲۱)

(جنھیں ہم نے کتاب دی، وہ اُس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں، وہی لوگ اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔)

اس کی تفسیر میں کہا گیا ہے: ”جو لوگ اس کتاب کی باتوں پر عمل کرتے ہیں وہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں“۔ ہمیں معلوم ہوا کہ ایک صحابی نے کہا: کتاب اللہ کی ہر آیت آکر مجھ سے اپنے فرض کے بارے میں پوچھے گی۔ میرے خلاف ’نفس اَمّارہ‘ گواہی دے گا کہ میں نے آیت کے حکم پر عمل نہیں کیا تھا اور ’نفس لَوّامہ‘ گواہی دے گا کہ میں آیت کی ممانعت پر باز نہ آیا تھا۔ میں بے باک دل سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

بھائیو! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ حدیثیں معلوم ہوئی ہیں، اگر وہ سب مستند (صحیح) ہیں تو ہم جیسوں کی کمر توڑنے والی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! بے شک قیامت کے سپاہی قرآن کے ماننے والے فاسقوں اور بت پرستوں کی طرف تیزی سے لپکیں گے اوران سب کو ایک ساتھ جہنم کی آگ میں جھونک دیں گے۔ تو وہ اللہ کے آگے چیخ پکار کرتے ہوئے کہیں گے:

اے پروردگار! تو نے کس وجہ سے ہمیں ان لوگوں کے ساتھ جہنم میں پھینک دیا جو تیری روزی کھاتے تھے اور غیر کی عبادت کرتے تھے؟ ہم نے تو دنیا میں تیری کتاب کی

تلاوت کی ہے۔تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بدکار بندے نے سچ کہا۔تم لوگ کتاب کی تلاوت کرتے تھے، مگر اس کے حلال کو حلال سمجھتے تھے اور نہ حرام کو حرام۔ نہ اس کی تعجب خیز باتوں میں دماغ لگاتے تھے اور نہ اُس کی حکمتوں کو کام میں لاتے تھے۔ عالم نادان جاہل کی طرح نہیں۔لہٰذا اپنے کیئے کا مزہ چکھو''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی ہم تک پہنچی، آپ کا ارشاد ہے:

''آگاہ! دن رات ہوتے رہیں گے، یہاں تک کہ آدمی اپنے آگے قرآن رکھ کر اس کی اوراق گردانی کرے گا اور وہ قرآن اس پر لعنت بھیج رہا ہوگا۔جس آیت کو پڑھے گا، وہ آیت اُس پر لعنت بھیجے گی اور جس حرف کو ادا کرے گا، وہ حرف اس پر لعنت بھیجے گا۔ پوچھا گیا: وہ کیوں یا رسول اللہ؟ فرمایا: جب وہ اس آیت کی تلاوت کرے گا جس میں شراب اور جوئے سے بچنے کا حکم ہوگا تو آیت کہے گی: جھوٹا ہے یہ ہم میں سے نہیں۔اللہ اس پر لعنت کرے۔ یہ نہ شراب سے بچتا ہے اور نہ جوئے سے۔اور جب یہ آیت پڑھے گا: ﴿وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً﴾ (آل عمران:۹۷)......(اور اللہ کے لئے خانہ کعبہ کا حج کرنا لوگوں پر فرض ہے جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو) ......تو آیت کہے گی: جھوٹا ہے یہ ہم میں سے نہیں، اللہ اس پر لعنت کرے۔ اسے حج کی استطاعت ہے اور حج نہیں کرنا۔لہذا ایسی جس آیت کو بھی وہ پڑھے گا جس پر اس کا عمل نہ ہوگا تو وہ آیت اس پر لعنت بھیجے گی''۔

ہمیں معلوم ہوا کہ ایک عالم نے کہا: ''جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کا ذکر کرلیا۔ اگرچہ اس کے نماز روزے اور تلاوتِ قرآن کم ہوں۔ اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی اُس نے اُس کا ذکر نہیں کیا۔اگرچہ اُس کے نماز روزے اور تلاوتِ قرآن زیادہ ہوں''۔اے لوگو! قرآن کے احکام پر عمل کروگے تو بڑا ثواب پاؤگے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اونچے درجے میں رہوگے اور اگر تم نے قرآن کے احکام کو ضائع کیا اور اسے صرف تلاوت کرکے ثواب حاصل کرنے کے لئے رکھ چھوڑا تو مجھے ڈر ہے کہ احکام کو ضائع کرنے کی

وجہ سے تمھارا ثواب جاتا رہے گا۔ کتنی بار کہا گیا کہ کل ہوکر قرآن ایسے آدمی سے بیزار ہوجائے گا اور وہ تلاوت قرآن کے بعد بھی دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں لڑھک جائے گا۔

دو آدمیوں کے درمیان یہی تو فضیلت کی بات ہے: ایک قرآن کی تلاوت ثواب پانے کے لئے کرتا ہے اور امید ہے کہ وہ بہت سارے احکام کو ضائع کرنے والا ہو تو گویا وہ ایسا ہے جس نے کچھ تلاوت نہیں کی اور دوسرا قرآن کے احکام پر عمل کرتا ہے، اگرچہ اُسے قرآن پڑھنا نہ آتا ہو تو گویا اُس نے پورا قرآن پڑھ ڈالا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں قرآن کے احکام پر عمل کرنے والوں میں سے بنائے! آمین! یارب العٰلمین!

تمت